MG1
-A13012h

MG1 .A13012h
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
41558 ★
McGILL
UNIVERSITY

D79264

Abd Allah, Muhammad

ما شاء الله ولا قوة الا بالله

Haqiqat-ul-Islam

حقیقت الاسلام

۱۲۹۱

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۲

P 2/50 N.P

MGI
A13012R

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد خاکسار سید محمد عبد اللہ حضرات ناظرین کی خدمات مین عرض کرتا ہی کہ اس رسالے کا نام **حقیقت الاسلام** ہی اسکی تالیف سے غرض پیری مباحثہ و مناظرہ کیسی فریق سے نہین ہی اور نہ درحقیقت یہ رسالہ کسی کتاب کا ردہی بلکہ مجکو فقط تحقیق اس بات کی منظور تھی کہ سلطنت آسمانی و عدالت جسکا ذکر اناجیل و دیگر کتب مقدسہ مین بتعدد مقامات پر آیا ہی اور اوسکے معنی اہل کتاب وسیلۂ نجات کہتے ہین کیا ہی اور عقلاً و نقلاً کیا کیا صفات اور اصول اوس پاک سلطنت و عدالت کے چاہیے جس سے وہ سلطنت آسمانی سمجھی جاسے اور مصداق اوس سلطنت کا کون ہی۔

دنیا مین آج تک جتنی سلطنتین کیا روحانی اور کیا غیر روحانی قائم ہوئی ہین آیا اون مین کوئی ایسی سلطنت جامع امور دینی و دنیاوی بھی پائی جاتی ہی کہ اوسکی برگزیدگی اوسکے اصول اور قواعد محکمہ سے ثابت ہوتی ہو؟ اسلیئے مینے اکثر اوقات اپنے اس فن کی کتابون کے دیکھنے مین صرف کیے اور عہد عتیق و عہد جدید و قوانین مختلف مذاہب و قومون و حکومتون کے دیکھے اگر ایک وجہ سے سلطنت آسمانی کے آثار کسی مین نمایان ہوسے تو دوسری وجہ سے بالکل تباین پایا گیا لیکن جب مینے قرآن مجید و احادیث نبوی و آثار

صحابۂ تابعین کو بغور دیکھا تو مجھے یقین واثق ہو گیا کہ بیشک یہی قواعد و اصول جو ان کتابون مین مذکور ہین سلطنت آسمانی کے ہین اور منشاء خلافت آدم جیسا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے خلفا طبقۂ اول نے ٹھیک ادا کیا اور جس خوبی کے ساتھ حسن معاشرت و دادرسانی کی تعلیم کی اور طریقۂ حیات جاودانی کا بتلایا بلکہ اوسکو کر دکھایا ایسا کسی مذہب اور کسی سلطنت مین نہ دیکھا نہ سنا ؛

حق یہ ہی کہ اول طبقے کے لوگ تمام اون اوصاف کے جامع تھے جنسے مسلمانون کی کتابین بھری پڑی ہین پھر جہانتک اونکی روش اور اونکے اصول کی پابندی رہی چہرۂ اسلام منور و تابان دکھائی دیتا رہا اور لوگ اوسکی تعظیم و تکریم کرتے رہے اور دل سے سمجھتے رہے کہ زہد و تقوی و معاملہ داری و طریقۂ معاشرت جیسا اسلام مین بے تکلفی کے ساتھ ہی ایسا کسی اور سلطنت و مذہب مین نہین ہی مسلمانان طبقۂ اول کے حالات جسقدر باوصف استغنا و بے پروائی لوگون کی ابتک محفوظ ہین وہ ایسے ہین کہ اگر اوسیکو کوئی دیکھے اور سمجھے تو سلطنت آسمانی کی ثبوت کو کافی و وافی ہی ؛

اس ہیچمیرز نے اندکے از بسیارے و مشتے نمونہ از خروارے چند اصول و قواعد اوس سلطنت کے اس رسالے مین تحریر کرکے اونکو اور قومون کے قواعد حکومت سے مقابلہ کر دکھایا ہی تا کہ سلطنت دنیاوی و آسمانی کا فرق سب کو معلوم ہو جاوے ؛

اس کام سے میرا دلی ارادہ اعتراض کرنے کا کسی حکومت کے قواعد پر یا کسی سلطنت کی حکومت سے انکار یا اوس سے بیزاری یا اوسکی بداندیشی سے نہین ہی بلکہ مَا نَحْنُ فِیْہِ کے ثبوت مین جو کچھ مینے لکھا ہی بہ نیک نیتی لکھا ہی اور فی الجملہ یہ بھی مقصود ہی کہ اگر کبھی گورنمنٹ خود اون امور کی اصلاح فرماے جو بظاہر بدنما معلوم ہوتے ہین اور ہر طبقۂ رعایا کی تکلیفات و تشویشات کو برطرف کرے تو کیا اچھی بات ہو اور اگر وہ امور کسی مصلحت اور دوراندیشی سے لائق ترمیم و اصلاح پذیر نہون تو پھر یہ سمجھنا چاہیے کہ میرا فہم اوسکے ادراک کنہ سے ہنوز قاصر ہی ع رموز مملکت و ملک خسروان دانند ؛

41558

اور نہ مجھے کچھہ اسکی آرزو ہی کہ جنھون نے اسلام کی وضع مین نشو و نما پائی ہی اور اونکے بعض خیالات سے کسیقدر تعرض کیا گیا ہی میری بات سنین کیونکہ اونمین سے بعضون کو مین جانتا ہون کہ وہ صحیح سمجھکر بھی نہ مانینگے اور اپنی کج بحثی سے باز نہ آوینگے ؛

مشہور ہی کہ اونھون نے شیطان کے وجود خارجی سے بمقابلہ قرآن و حدیث کے انکار کیا ہی تو بھلا پھر وہ کیا کسیکی سنینگے اور اونسے توقع قبول کیا ہی ؛

یہ انکار شاید اس غرض سے نہو گا کہ وہ شیطان کے منکر کہلاوین بلکہ وہ اپنے سوا اور کسیکا وجود دیکھہ نہ سکتے ہونگے ؛

مگر ہان اونکے عمدہ فرزندون مین ایک بھائی مہدی علی سے البتہ یہ امید ہی کہ اگر اپنی شرافت خاندانی اور لیاقت ذاتی اور نسل کیطرف کسی وقت رجوع فرماکر اور اوس محبت اور محنت کو جو حضرت مولانا مولوی عنایت حسین صاحب مرحوم دیوی نے اونسے اور اونکے واسطے کی ہی یاد کرکے ان باتون پر غور کرینگے تو اپنی حرکات و اقوال ناشایستہ سے باز آوینگے اور طریقہ سلف صالحین کا اختیار کرینگے مجکو اونکے حال پر نہایت افسوس ہی اونکے واسطے مین اکیلے بیٹھکر بہت کُڑھا کرتا ہون اور خدا سے اونکی فلاح دارین کی دعا مانگا کرتا ہون مجکو اونسے محبت کچھہ آج سے نہین ہی بلکہ وہ میرے پُرانے دوست ہین ہمنے اور اونھون نے اوقات مختلف مین ایک اوستاد سے تعلیم پائی ہی مگر اونھون نے علم مین یہانتک ترقی کی اور مین ویسا ہی رہگیا شعر ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق ؛ او بصحرا رفت و من در کوچہا رسوا شدیم ؛

اب مین اون دلائل کو جس سے خلافت اسلامی سلطنت آسمانی سمجھی جاتی ہی ساتھہ ایک تمہید کے بیان کرتا ہون تاکہ لوگ حقیقت اسلام کی جانکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شفیع المذنبین ہونے پر یقین کرکے اونکی وضع اور اونکا طریقہ معاشرت و اخلاق و تہذیب سیکھین

اور ملحدوں نامردوں کے بہکانے پر التفات نکریں وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان جو باعتبار ترکیب عنصری کی مشت خاک سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا کس جامعیت کا پیدا کیا گیا ہی اور اوسمین کیا کیا صفات اور کیسی عقل و فراست اور کیسا فہم و ادراک ہی کہ جب صانع قدرت یہ تصویر سراپا تنویر تمام خوبیوں کے ساتھ کھینچ چکا تو خوش ہوکر خود فرمانے لگا فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (سو بڑی برکت والا ہی اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا) اور اسی حال کو کسی شاعر نے یوں بیان کیا ہی شعر چنکر صانع قدرت نے ... اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ اللہ بس ہین ؞

اس انسان کو تمام موجودات کا خلاصہ اور جمیع کائنات کی ایک فہرست صحیح کہنا چاہیے جسنے اسکی حقیقت کو جانا اوسنے سب کچھ پہچانا ؞

قوت بہیمیہ اوسکی جو امنگ آزادی و ترنگ خودسری کی جڑ ہی اگر اوسکے قوائے ملکی سے نہ گھٹائی جائے تو پھر انسان اور وحوش مین کوئی فرق و امتیاز باقی نرہے اور اگر اوسکے قوائے ملکی کا خالص اثر جو طاعت و عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہی ظاہر کیا جاوے تو اوسمین اور فرشتون مین کچھ تمیز نہو سکے ؞

کون چیز کائنات مین ہی جو انسان کی ذات مین بالقوہ یا بالفعل نہین ہی اور کون ایسی صفت ہی جو اوسکے وجود باجود مین مستتر نہین ہی قوت فاعلہ بھی اور منفعلہ بھی اور قابضہ بھی ہی اور باسطہ بھی آگے جن ہمت اور فراخ حوصلگی بھی ہی اوسمین بخل اور دنائت بھی ہی وہ مجموعہ صفات متضادہ پایا جاتا ہی اوسکی عبودیت مین آزادی دیکھی جاتی ہی اور آزادی اوسکی عبودیت کا نتیجہ پیدا کرتی ہی پس یہ قول قائل کا (کہ فطرت انسان کی مقتضی آزادی ہی اور غلامی آزادی حقوق کی باطل کرنے والی شی ہی یہ دو نقیض ایک انسان مین سما نہین سکتی) محض خرافات ہی اور بالکل واہیات ؞

(قائل سے مراد سید احمد خان دہلوی ...)

غلامی خواہ یون کہو کہ تابعداری انسان کی آزادی اضافی کے ساتھ ایک قدرتی صفت ہی جو اوسکے

آب و گل مین خمیر ہوئی ہین جسقدر ہیں ہیں وہ جنسیون سے لیکر ترتیب یافتہ تک اور فقیر سے لیکر سلطان تک اور بچو نسے لیکر بوڑھون تک اور مالک سے لیکر مملوک تک کسیکو آزاد مطلق نپاؤ گے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ حدیث ابن عمر مین جو آیا ہے بالکل مطابق فطرت انسانی کے ہے مجکو اگر یہ خوف نہوتا کہ صفت آزادی کی نہ تسلیم کرنے سے انسان کی جامعیت مین نقصان آتا ہے تو مین بہت کشادہ پیشانی سے کہتا کہ کسی قسم کی آزادی انسان کو حاصل نہین ہے +

آزادی مطلقہ صفت خاص پروردگار کی ہے جیسا خود فرماتا ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اسمین کوئی مخلوق اوسکا شریک نہین ہے کیا وہ انسان کو اپنا شریک پیدا کر کے خوش ہوتا لَا وَاللّٰہِ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

مگر ہان انسان مین ایک منگ آزادی کی ضرور تھی اس لیے تقدیر الٰہی نے چاہا کہ یہ مواد اوچھلنے نپاوے باطن مین تو قواے ملکی اوسکے مقابل رکھے اور ظاہر کے واسطے یہ تجویز کی کہ اوسپر ایک سردار مقرر ہو پس اشتہار دیا گیا کہ کون عہدہ خلافت اختیار کریگا کائنات مین کسی نے اس عہدے کو قبول نکیا اور اوسکی فتنون کو سوچ سمجھ کر سب چپ ہو رہے تب انسان نے کہا کہ مین اپنا آپ حاکم ہونگا بلکہ تمام مخلوقات پر حکمرانی کرونگا حق سبحانہ تعالی نے درخواست اوسکی منظور فرمائی اور کہا یہی حجت تمھاری ثواب عقاب کی ہوگی فاقرؤا ان شئتم اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا لِیُعَذِّبَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکَاتِ وَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور یہی سنت تمہین قائم رہے گی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مانگو گے تو پاؤ گے +

اس قضیے کے بعد جب خاکہ آدم کا طیار ہوا تو اوسکی اولاد کی پشت مین جو ذریات تھی اونسے

حلعت معولی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی کا لیکر اور خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ کا پہنا کر فرمایا
کہ اپنے اپنے وقت پر تمھارا ظہور ہوگا مگر وصیت ہماری تم سے یہہ ہی کہ کمال عبودیت تمھارا اسی مین ہی
کہ تم اپنے شاہنشاہ یعنی اوس ایک ہستی مقدس کو بزرگ و محترم اور اوسکے روبرو اپنے آپکو عاجز اور
ذلیل سمجھتے رہو اور فرمان برداری کرتے رہو اگر تم خطاؤن مین مبتلا ہو جاؤگے تو مین اگر چاہونگا
بخشدونگا مگر ایک جرم بغاوت جو میرے رتبۂ شاہنشاہی کو گھٹاتا ہی نہ بخشونگا اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛

اور بغاوت کچھہ بھی نہین ہی کہ اپنے آپ کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو اور دوسرونکا
تذلل اپنے واسطے پسند کرو بلکہ اگر خود بھی کسی اور کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو
اور اپنا تذلل دوسرے کے سامنے ظاہر کروگے تو بھی بغاوت سمجھی جائیگی مگر افسوس کہ اولاد آدم نے
اوس خلعت و وصیت کا کچھہ لحاظ نکیا اور وہی بغاوت و نافرمانی کی جو کرنا نہ تھا تب خدا کی طرف سے
رسول مع نشانیون کے بغرض تفہیم و افہام بنی آدم کے پیہم بھیجے گئے جیسا کہ خود فرماتا ہی
وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؛

لیکن کچھہ اس سے فائدہ معتد بہ نہوا آخر غیرت الٰہی و جبروت شاہنشاہی نے کہا کہ رہو اب مین
تمکو ایک سلطنت کے سپرد کرتا ہون جو میرے نام سے پکارے جائینگے ؛

کَمَا نُقِلَ عَنْ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی الْاِنْجِیْلِ مَرْقُسْ فِی الْبَابِ الثَّانِیْ عَشَرَ وَ هٰکَذَا
عِبَارَتُهٗ پھر وہ اونھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے
چارون طرف گھیرا اور کولھو کی جگہہ کھودی اور ایک برج بنایا اور اوسے باغبانون کے سپرد
کرکے پردیس گیا پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون کے پاس بھیجا تا کہ وہ باغبانون سے
انگور کے باغ کے پھل مین سے کچھہ لے اونھون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھہ بھیجا او

دوبارہ ایک اور نوکر کو اون پاس بھیجا اونھون نے اوسپر پتھر پھینکے اوسکا سر پھوڑا اور بے حرمت کرکے پھیر بھیجا پھر اوسنے ایک اور کو بھیجا اونھون نے اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو اونمین سے بعضونکو پیٹا اور بعضونکو مار ڈالا اب اوسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اوسکا پیارا تھا آخر کو اوسنے اوسے بھی اون پاس یہ کہہ کے بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے لیکن اون باغبانون نے آپسمین کہا یہ وارث ہی آؤ ہم اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہو جائیگی اور اونھون نے اوسے پکڑ کے قتل کیا اور انگور کے باغ کے باہر پھینک دیا پس باغ کا مالک کیا کیگا وہ آویگا اور اون باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اورونکو دیگا کیا تمنے یہ نوشتہ نہین پڑھا کہ پتھر جسے معمارون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظرون مین عجیب ہی ؛

اور اسیطرح انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہی اسقدر اور زیادہ ہی کہ حضرت عیسی فرماتے ہین اسلیے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لے لیجاوے گی اور ایک قوم کو جو اوسکی میوہ لاوے دیجاوے گی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاویگا پر جسپر وہ گرے اوسکو پیس ڈالیگا اور یہی مضمون انجیل لوقا کے باب ۲۰ درس ۹ سے ۱۸ تک مین ہی اور ۱۱۸ زبور مین اسی مضمون کو یون بیان کیا ہی درس ۲۱ مین تیری حمد وثنا کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور میری نجات ہوا ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہی ۲۳ یہ خداوند سے ہوا جو ہماری نظرون مین عجیب ہی ۲۴ خداوند نے یہ دن مقرر کیا ہم تو اسمین خوشی کرینگے اور شادمان ہونگے ۲۵ ای خداوند مین منت کرتا ہون نجات بخشیے ای خداوند مین منت کرتا ہون کامیابی بخشیے ۲۶ مبارک ہی وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی ہم خداوند کے گھر مین سے تمکو مبارکباد دیتے ہین ؛

بلاؤنڈا کرنے والونکو کہ پکارین ہوشیار ہو آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی +
انجیل متی باب ۳ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ ان دنون مین یوحنا بپتسمہ دینے والا یہودیہ کے بیابان مین
ظاہر ہو کے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی اور اوسی
انجیل کے باب ۴ درس ۱۷ مین ہی اوسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ
کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک آئی پھر حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردونکو یہ دعا سکھائی انجیل لوقا
باب ۱۱ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیری پادشاہت
آوے تیری مراد جیسے آسمان پر زمین پر بھی بر آوے +

اور اوسکا دستور العمل مین خود بھیجونگا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اوسکا سردار جہان کا
سردار ہوگا دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۶ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لیے میرا
جانا ہی فائدہ ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وکیل تم پاس نآویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس
بھیجونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے راستے سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگا گناہ سے
اسلیے کہ وی مجھپر ایمان نہین لائے راستے سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون عدالت سے
اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی +

اوس سردار کی حرکات وسکنات کیا دینی کیا دنیاوی ایسی خوبصورت اور سودمند ہونگی کہ جو دیکھیگا
وسنیگا بشوق تمام چلا اوٹھیگا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ +

اوس سلطنت کا اول کام یہ ہوگا کہ وہ ایک عدالت باغیون کے حق مین مقرر کریگی جیسا کہ کتاب
اشعیا نبی کے باب ۴۲ مین ارشاد ہوا ہی وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا
برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہی مینے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری
کرائیگا وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنی آواز بازارون مین سناویگا وہ مسلے ہوئے

سینٹھے کو نہ توڑیگا اور دمکتے ہوئے پتّے کو نہ بجھاویگا وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک کہ راستے کو زمین پر قائم نکرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اونھین تانتا جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے نکلتے ہین پھیلاتا اور اون لوگونکو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرمایا ہی مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے اور بندھون کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قید خانے سے چھوڑاوے یہواہ مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسرونکو ندونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہوتی کھودی ہوئی مورتون کے لیے ہونے ندونگا دیکھو تو سابق پیشین گوئیان برآئین اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک نیا گیت گاؤ ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای بحری ممالک اور اونکے باشندو تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلاع کی بستی والے ایک گیت گائینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وی خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگے خداوند ایک بہادر کے مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا مین بہت مدتسے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب مین اوس عورت کی طرح جسے دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈھی سانس بھی لونگا مین پہاڑون اور ٹیلونکو ویران کرڈالونگا اور اونکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بستی کے لائق زمین بناؤنگا اور تالابونکو سوکھا دونگا اور اندھونکو اوس راہ سے کہ جسے

وہ نہین جانتے بچاؤنگا مین اونہین اوس رستون پر جنسے وی آگاہ نہین ہے چلونگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہونکو میدان کرونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونہین ترک نکرونگا جو بمجرد تبلیغ احکام اطاعت وبندگی قبول کرینگے وہ آزاد کیے جائینگے یعنی سواے احکام شریعت کے اور کسی امر مین وہ سلطنت کے بھی محکوم نہونگے اور آخرت مین بخشے جائینگے اور جو مقابلہ کرینگے وہ قتل ہونگے یا قید ہوکر مثل رعایاے بادشاہان زمان ہر قسم کی اطاعت پر مجبور کیے جائینگے اور اونکی جائداد ضبط ہوکر تتر بتر کردی جائیگی یا جلا وطن کیے جائینگے اسواسطے کہ تفہیم وافہام سے جب ہدایت وضلالت ممیز ہوگی تو پھر سزا دینا کچھ زبردستی نہین ہی کما قال اللہ تعالیٰ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ؞

اور یہ سلطنت ضعف یا قوت سے اوسوقت تک قائم رہیگی جب تک لوگ خدا کو بالکل بھول نہ جائینگے ؞

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَآئِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ؞

اور وہ سلطنت محسود تمام سلطنتون کی ہوگی اوسکا طریقہ معاشرت وداد رسانی سب سے نرالا ہوگا چنانچہ اوسکی الہامی باتون مین سے کچھ اس مقام پر ہم اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ دیگر سلطنتون کے اصول سے مقابلہ کرکے دریافت کیا جاے کہ جو سلطنتین تمام عیبون سے پاک ہین اور اونکو سلطنت آسمانی ہونیکا دعوی ہی اونمین بھی باوصف ترقیم ونظر ثانی کے اتفاقا ایسی ایسی باتین موجود ہین جس سے یقین کرسکتے ہین کہ سلطنت آسمانی کے سچے آثار اونمین نہین ہین

امر اول

اوّل اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص توحید اور خداوند کے نام کی عزت بجالانا اور اوسکا نام ہر پستی و بلندی پر تعظیم و توحید کے ساتھ پکارا جانا ؛

اس قاعدے کا نشان سلطنت دنیاوی مین پایا نہین جاتا عزت نام خدا اور اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص کرنا توحید کا تو درکنار جہان تک اس سے کوئی بچ سکتا ہی اوس سلطنت مین نہ فقط شائستہ اور تربیت یافتہ و غیر متعصب بلکہ قابل تعریف سمجھا جاتا ہی اور یہ عذر (کہ ان تعلقات کو ہم دل سے برتتے ہین اور دل کا برتنا ظاہر سے افضل و اعلی ہی) قابل لحاظ نہین ہی اسواسطے کہ تمام عقلا نے تسلیم کر لیا ہی کہ قلبی معاملات کی تصدیق و تکذیب انسان کے افعال و اقوال سے ہوتی ہی حتی کہ دیکھنے والے دلی ارادہ انسان پر بذریعہ اوسکی حرکات و سکنات کے مطلع ہو جاتے ہین مثلاً غصے کی حالت مین چہرہ سرخ ہو جانا اور زبان سے برا بھلا کہنا اور خشمگین آنکھ سے دیکھنا اور پانون سے چلکر ہاتھ سے مارنا یہ سب آثار ثبوت غصے کے ہین پس فرمائیے کس نے اپنا خون اوسکے واسطے بحل و مباح کر دیا ہی کس کے قلب مین تعمیل احکام الٰہی کا شوق ہی کون اوس گستاخ کو جو اوسکے رتبۂ شہنشاہی کو گھٹاتا ہی سزا دیتا ہی کون سوتے جاگتے اوٹھتے بیٹھتے خدا کا نام لیتا ہی کسکی کتاب کے آغاز پر خدائے مقدس کا نام لکھا ہوتا ہی کون ہے جو لڑکون کو آغاز سبق مین خدا کا نام پڑھاتا ہی کون کھانے پینے مین خدا کو یاد کیا کرتا ہی غرض اگر دلمین کچھ بھی عظمت اس نام کی ہوتی تو ظاہر مین کچھ نہ کچھ اثر ہوتا سچ ہے کہ آدمی کے جوارح سے وہی صادر ہوتا ہے جو دل کے خزانے مین ہوتا ہے کما نقل عن عیسیٰ علیہ السلام فی الانجیل متی باب ۱۲ درس ۳۴ ای سانپون کے بچو تم برے ہو کے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ

جو دل مین بھرا ہی سو ہی مونھہ پہ آتا ہی ۔ کیونکہ تو اپنی ہی باتون سے رستگار گنا جائیگا اور اپنی
ہی باتون سے گنہگار ٹھہریگا فقط اور اسی مطابق قول کسی شاعر کا بھی ہی ع سے تراود ہمان
انچہ در آوند دل ست ؛

دوم خدا پر بھروسا کرنا اوسی کی عبادت کرنا اوسی سے مدد مانگنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرنا ؛
اس قاعدے سے تمام تر سلطنت دنیاوی کو اختلاف ہی ؛

سوم بادشاہان روی زمین بموجب قواعد مقررہ کے اگر اوسکی شاہنشاہی کی عزت و توقیر بجا لاوینگے
تو منصب خلافت و ویسرائی پر بحال رہینگے ورنہ معزول کیے جائینگے ملک الاملاک بعد ازین اوسیکا
لقب ہوگا اور یہ اسم البغض اسما شمار کیا جاویگا ؛
سلطنت دنیاوی مین ہر ایک کو ملک الاملاک کہلانیکا شوق ہوتا ہی اور اوسکو بہ اونہین جانتے ؛

چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزاے موت دینا یا اسیر کر رکھنا
یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلا وطن کرنا یا اونکو زچ کرنا یا اونکو چھوڑ دینا
اس قاعدے سے اور سلطنتون کو بھی اتفاق ہی وہ بھی اپنے باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری سزاے
موت دینا یا اسیر و جلا وطن کرنا اور اونکا مال لوٹنا اور اونکی حشمت خاک مین ملانا یا اونکو زچ کرنا
واجب بلکہ باعث بقاے سلطنت جانتے ہین فرق اگر ہی تو با تعریف دو صعت جرم مین یا طریق
سلوک اور معافی سزا مین آسمانی سلطنت کی حکومت محدود نہین ہی جو خدا کا ملک ہی وہ اوسکے
نائب کا دار الحکومت ہی اور جو وہان کے باشندے ہین وہ رعایا ہین جو بموجب قواعد مقررہ
بالا کے خدا کی نافرمانی کرتا ہی وہ باغی تصور ہوتا ہی بغاوت صرف قول و فعل سے اوسکی تعریف کے
بموجب لائق سزا تصور کی جاتی ہی امور قلبی سے مواخذہ نہین کیا جاتا بحالت گرفتاری مجرم ہونیکو
سزاے موت دیجاتی ہی یا یہ سزا دیجاتی ہی کہ اونکو جو خداے پاک کی خالص عبودیت سے گریز تھا تو وہ

ہر قسم کی عبدیت پر مجبور کیے جاتے ہین باانیہمہ اونکی غور و پرداخت مین فرق نہین آتا اور
چونکہ یہ سلطنت جمہوری ہوتی ہی تو ہر ایک رکن سلطنت بطور خود اونکی کفالت کرتا ہی اونکے
رہنے کا کوئی مکان معین نہین ہوتا اور کھلے بندون رہتے ہین اوس سلطنت کے تربیت یافتہ
جو لوگ ہین اونکو اپنی اولاد کے برابر رکھتے ہین اور اونکو غلام جسکے معنی ولد کے ہین کہتے ہین
اور اونکی آزادی کی ہمیشہ فکر رہا کرتی ہی خصوصًا اون غلامون کی جو بغاوت سے تائب ہو گئے ہین
اور جن کو سزاے جلاے وطنی دیتے ہین اونکو اختیار دیتے ہین کہ اپنے مال و دولت و زن
و فرزند کے ساتھ جہان چاہین چلے جائین گر دنیاوی سلطنت محدود اوسی جزیرے مین
ہوتی ہی جس پر اوسنے کسی طور پر قبضہ حاصل کر لیا ہی اون مین سے بعض سلطنتون کے
مقننین نے جرم بغاوت کو ایسا وسیع کر دیا ہی کہ ہر شخص مجرد خیال بد اندیشی سے باغی
قرار پاکر سزاے اسیری جسکو درحقیقت غلامی کہنا ممکن ہی پا سکتا ہی یہ سزا اون تکلیفات
کے ساتھ جو ہوتی ہی ایسی سخت ہی جو پیمانۂ گناہ مین سما نہین سکتی کاش اگر اسیقدر
سزا ہوتی کہ جس اطاعت سے انحراف ثابت کیا گیا تھا اوسی پر براے چندے مجبور
کیے جاتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن مشکل تو یہ ہی کہ گناہ موقت کے واسطے سزاے دوام
حیات یا قریب قریب اوسکے دی جاتی ہی اور اوسپر سلوک یہ ہی کہ کمل کی ٹوپی
دری کا کرتہ پاؤن مین زنجیر نہ حاجت بشری اپنی احتیاط کے موافق نہ فرائض
مذہبی اپنے دستورات اور اوقات پر ادا کرنے پاتے ہین نہ نکاح نہ ملاقات
دوست و آشنا و عزیز و اقارب کی کر سکتے ہین نہ اپنی خود مختاری سے کسی
جگہ نشست و برخاست کے مجاز ہین کھانے کو وہی دس چھٹانک آٹا جو و مٹر کا
بغیر چھنا ہوا جسکو کوئی غریب آدمی بھی کسی درجے کا نہ کھا سکے نہ پانی ٹھنڈا نہ نیند بھر سونا تمام دن

مٹی کاٹنا یا سرکار کیواسطے کوئی اور حرفہ اور پیشہ کرنا اور بامید خلاص ہر ایک کا مونہہ تاکنا پھر ناامیدی
و یاس سے رو دینا یا اپنے ماں باپ خویش و اقارب زن و فرزند کی حالت مفارقت کی بلبلاہٹ یاد کرنا اور
آہ کر کے رہجانا لذائذ دنیاوی سے بالکل محروم نہ کبھی چھوٹنے کی امید نہ موت کا وقت معلوم اوس پر غضب
یہ ہی کہ اگر کوئی انسان بمقتضائے انسانیت کچھہ اونسے سلوک کرنیکا ارادہ کرے تو یہی حال اوسکا بھی ہو
اور اون بیچارے کو ایک اور طبقے مین جسکو قید تنہائی کہتے ہین جانا پڑے وہان کے تکلیفات و
شدائد اللہم احفظنا اور مترادا و سپر برہنہ کر کے سر سے تازیانہ دینا اور جہان قیدیون سے بھیک
منگوانیکا دستور ہی وہ اور مصیبت ہی اور سزا ے جلاوطنی یہ مقرر کی ہی کہ مجرم کو ایک جزیرۂ غیر آباد مین
بند کر دیتے ہین جہان تمام عمر رونا اور غم کھانا اور آنسو پینے کے سوا دوسری نعمت نہین ہی ؀
افسوس کا مقام ہی کہ منشاء گورنمنٹ نیک نظر انصاف پسند جو حسن معاشرت و خوش اخلاقی و مراعات
نوع انسان کے ساتھہ کرنیکا تھا بعینہ مجرمون کے بردہ مین ایسا چھپ گیا ہی کہ جب انعدام رسم غلامی
کی اور سلطنتون سے تحریک کی جاتی ہی تو یہ اندیشہ ہوتا ہی کہ اگر اونکی زبان سے اپنی بداخلاقیون
پر مطلع ہوے تو کیا کچھہ ندامت ہوگی اسواسطے کہ غلامی تو اسی وجہ سے مذموم سمجھی جاتی ہی کہ وہ
آزاد نہین خیال کی جاتی اور اونکے مالک اونسے بدسلوکیان کرتے ہین تو یہ امر کیا قیدیون مین
نہین پایا جاتا ہان بلکہ اوس سے سو حصہ زیادہ اور غلامون کو تو ایسا بھی ممکن ہی کہ کسی وقت مالک
کے وارث ہو جائین یا مالک اونکو بڑے رتبے پر پہونچا دے جیسے میان الماس کا قصہ مگر ہمنے
آج تک کسی قیدی کو مارکین کا انگرکھا بھی پہنے اور پھل پھلاری کھاتے نہین دیکھا کیا ای مقننان
ادب تمہارا خیال ہی کہ تمہارے ہمجنسونکی یہ حالت تنزل مثل غلامونکے بننے کے لائق نہین ہی اور کیا وہ کسی ایک
فعل نامحمود سے ہمیشہ کے لیے مستحق ایسی سزا کے ہونگے جو بہائم کی بھی نہونا چاہیے ؀
غرض غلامی اور قید دونون اونکے جرم کا نتیجہ ہی پھر اونکے نام اپنی اصطلاح اور زبان مین

جدا جدا رکھہ لیے ہین مثلاً جس مجرم سے یہ اقرار ہوجاتا ہی کہ اسقدر روپیہ اگر وہ دیگا تو آزاد ہوجائیگا آسمانی سلطنت والے اوسکو غلام مکاتب کہتے ہین اور دنیاوی سلطنت مین قید عوض جرمانہ نام رکھا جاتا ہی اسیطرح دائم الحبس قیدی زیادہ میعاد کے ہم رتبہ غلام مطلق کے ہین بعض بعض حالتونمین کچھہ فرق ہوگیا ہی تب بھی نتیجہ دونونکا ایک ہی نکلتا ہی مثلاً اسیران جنگ کی عورتین بہ تحت و تصرف اسیر کنندگان کے رہتی ہین اور قیدیان زیادہ میعاد کی اکثر حالت زناکاری مین بسر کرتی ہین اونکے بچونکی کفالت کسی ایک کے ذمے ہوجاتی ہی انکے بچے دربدر مارے پھرتے ہین نہ سرکار اونکو پوچھتی ہی نہ کوئی دوسرا غمخوار اونکی دلداری کرتا ہی اگر غلامون کی نسل زیر نگاہ مالک رہتی ہی تو نسل مدعیان سلطنت کی بھی زیر حراست گورنمنٹ کے ہمیشہ رہتی ہی وہ ایسے خودمختار نہین ہونے پاتے کہ جہان چاہین رہین جہان چاہین جائین ۔ امر پنجم

پنجم عہدۂ خلافت کسیکا حق موروثی نہ سمجھنا بلکہ ایک دوسرے پر منتقل کرتے رہنا ۔

یہ قاعدہ دنیاوی سلطنت کے بالکل برخلاف ہی جو کچھہ وہ کرتے ہین یا اپنے یا اپنی اولاد کے واسطے محض خدا کیواسطے کچھہ نہین کرتے ۔ امر ششم

ششم خلیفہ کو محکوم شریعت رہنا آزاد و خودمختار نہونا نہ کوئی دربان و حاجب تزک و احتشام رکھنا و نہ کسی کو غیر واجبی سزا دینا نہ کسیکا دوست نہ کسیکا دشمن محض اللہ ہی کے واسطے بغض و عداوت والفت و محبت مخلوق سے کیا کرنا اوسکی اہانت اوسکا قتل فرائی معلوم ہوتی قتل اہانت و قتل احد من الناس کی سمجھنا کوئی امتیاز و تفوق نشست و برخاست و مکان و لباس و طعام و سواری و تواضع و تعظیم مین اوسکو نہونا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے واسطے اوٹھنا لوگونکا پسند نکرتے تھے ہمیشہ ناواقفونکو منع کیا کرتے تھے قصۂ قتل خلیفۂ عثمانؓ و عمرؓ و علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک مشہور قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اونکے قتل و اہانت کا کچھہ بڑا انتقام نہین لیا گیا اور خلیفۂ عثمانؓ محض بہ تبعیت شریعت باوصف قدرت اپنے مخالفون کا تشنۂ خون ہوگئے اور اونپر

گذرا ہو گذرا خلفا اظہار عبودیت اپنا فخر سمجھتے تھے حتی کہ اون اوقات مین کہ لوگ آسایش و آرام مین ہوتے تھے وہ بیچارے اپنی جماعت کو لیئے ہوئے شاہنشاہ کے روبرو بخشوع و خضوع باوضاع مختلف جو انسان کے بیٹھنے و اوٹھنے سے مراد ہی بلا قید بچھلانے فرش کے زمین یا گھاس پر اپنا تذلل اور اوسکی عظمت ظاہر کرتے تھے یہ عمدہ فرض اونسے پنج وقتہ علی رؤس الاشہاد ادا ہوتا تھا اور اونکی پیشانیان خاک آلودہ رہا کرتی تھین اور وہ شرم نکرتے تھے بلکہ قولاً و فعلاً بے رغبتی دنیا سے ظاہر کیا کرتے تھے اچھے کھانے پینے اور بیجا حکومت و شیخی سے اونکو مطلب نتھا اور یہ فعل اونکا الہامی و اختیاری تھا نہ اضطراری اور مکاری سے :

ہفتم اوسکو فوج سرکاری سمجھنا جو محض خدا کے واسطے جان و مال سے حاضر رہے اور اونکو ضبطی جائداد باغیان اور سپاہیان سے حصہ دینا اور اونکو شریک سلطنت تصور کرنا وہ لوگ آپس مین رحیم اور مخالفون پر سخت و شجاع ہونگے وہ خدا و رسول خدا کے دوست اور خدا و رسول خدا اونکا دوست ہوگا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرینگے کما قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ :

یہ دونون قاعدے سلطنت دنیاوی کے تا متر خلاف ہین :

ہشتم مالدارون سے جزو قلیل بطور زکاۃ یا جزیہ یا عشر یا خراج بآسانی لیکر فقرا و مستحقین پر بلا لحاظ قوم و ملت صرف کرنا یا اوس سے سامان حرب و ضرب مہیا کرنا یا تنخواہ و اجرت عمال و کار رفاہ عام مین خرج کرنا :

اس قاعدے سے نہ بالکل اتفاق ہو نہ بالکل اختلاف یعنی دنیاوی سلطنت مین بھی محصول

لیا جاتا ہی مگر اس طرح سے کہ کام کام پر رسوم و فیس اور بسوہ بسوہ اراضی پر مالگذاری اور ابواب اور تھوڑی تھوڑی آمدنیون پر لگ ٹکس اور خفیف خفیف باتون مین جرمانہ اور دواب و آرایہ اور سڑک اور ندیون پر چلنے کا محصول اور امور رفاہ عام کا خرچ یہ سب بلکہ اور بہت کچھ رعایا کو دینا پڑتا ہی اوس کا حصۂ کلان تنخواہون مین اہل یورپ کے صرف ہوتا ہی یا اون کامون مین جس مین اوسی قوم کے لوگ متمتع ہو سکتے ہین ہندوستانیون کی یاد ایسی جود و بخشش کے وقت یہ نہین ہوتی گو وہ کسی طرح کے حاجتمند اور کسی خاندان اور صفت مین مشہور ہون یہ ایک بات ہندوستانیون کی خاطر شکنی کی ایسی ہی جس سے اون کو اس اظہار کا موقع ملا ہی کہ ہماری کمائیون مین گورنمنٹ ستادناست حصہ لگا لیتی ہی اور پھر ہمکو یاد نہین فرماتی ہم کہتے ہین کہ دانائی و ہوشیاری و ذی علمی و ایمانداری اور زیادہ اور اچھا کام کرنے کے سبب سے یہ ترقی اور تنزل نہین ہی بلکہ یہ دنیاوی و آسمانی انتظامات کا فرق دنیا کو ایسی منصف اور فیاض گورنمنٹ کے عہد مین دکھلایا گیا ہی فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُوْلِی الْاَبْصَارِ ؀

ششم خونریزی محض خدا کے واسطے جائز اور ملک بڑھانے و خزانہ جمع کرنے کے لیے ناجائز ہوتا ؀

سلطنت دنیاوی اس قاعدے کے بالکل برخلاف ہی اوس مین خدا کے کامون مین نہ جان لیتے ہین نہ دیتے ہین بلکہ جو شخص جہان تک اوس سے بچتا ہی اور نفرت طبع اپنی ظاہر کرتا ہی وہ تربیت یافتہ

وشایستہ ومہذب فلسفی کہلاتا ہی مگر افسوس کہ ملک ودولت کے واسطے جان لیتے بھی ہین اور دیتے بھی ہین ؛

وَهٰذَا اَشْيَاءُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اور جان لینے کے طریقے چند در چند ہین از انجملہ ہر بھوکھا وپیاسا مجبورانہ بعوض چند درہم ودینا ر بیشگی کے گورنمنٹ سے عہد کرتا ہی کہ اوسکی تمام اغراض دنیاوی مین تا ادائے زر بیشگی وہ شریک رہیگا حتی کہ لڑائیون مین جان تک دیگا فرمان برداری واقرار سے انحراف نکرے گا تب وہ گورا سپاہی بنایا جاتا ہی اور تمام مخطور مقامون پر اوس سے کام لیا جاتا ہی اب کون کہے کہ اگر جان لینا صرف اوسکی رضامندی پر جائز وموقوف ہی تو اقدام خودکشی کیون جرم قرار دیا گیا ہی زیادہ ہنسی تو اسپر آتی ہی کہ آزادی کا گروہونا تو جائز معاہدون سے سمجھا جاتا ہی اور بیع ہونا ناجائز یا ایک عضو انسان یعنی مقام مخصوص عورت کا بیع ہونا جائز اور تمام اعضا کا ناجائز سمجھا جاتا ہی حالانکہ مال سب کا ایک ہی یہ دو اختلافات اصولی ہین جس سے سلطنت آسمانی بالکل پاک وصاف ہی کما قال اللّٰہ تعالیٰ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؛

اصل

دہم غدر ونقض عہد کا جائز نہونا ؛

اس قاعدے سے تمام عالم کو اتفاق ہی ؛

اصل

یازدہم تصفیہ حق اللّٰہ وحق عباد ایک طور پر کرنا اون جرائم کی سزا تجویز کرنا جسکی شہرت عقلاً ونقلاً عام ہو اپنی عقل وفکر سے ہر روز جرم نئے گڑھانہ بنانا ؛

یہ قاعدہ بھی سلطنت دنیاوی کے بالکل برخلاف ہی حق اللّٰہ مین کچھہ دست اندازی نہین کرتے مگر حقوق سلطنت پر جو اونکے مقرر کیے ہوئے ہین نگہداشت کلی رکھتے ہین اور تصفیۂ حق عباد

اپنے قواعد کی رعایت سے کرتے ہین ہمیشہ نتئے نئے جرم اور نئی نئی میعاد سماعت مقدمات کی
بناتے ہیں سوا اس بات کے کہ تمام قلمرو کے آدمی اوس سے اوسیطرح واقف ہین جیسا منشا واضع
آئین وقانون کا ہی و داد خلق دیتے ہین اگر اونھین سے پوچھو کہ تمام ملکی آدمی تمھارے اون جرائم مخترعہ
اور اونکی تعریفات و مستثنیات اور قواعد انصاف سے کیا واقف ہین بلکہ تمکو خود بھی یاد ہی تو شاید
کبھی کبھ نہین پھر ایسے قواعد سے انصاف کرنا اور ایسے جرائم کی سزا دینا کون انصاف ہی اسوقت
تو آئین وایکٹ ونظائر وسرکلرات وزرولیوشن وکٹرکشن ومیمورنڈم ودستور العمل وغیرہ اس کثرت سے ملک
مین موجود اور ہر مہینے بلکہ ہر ہفتے مین دو چار ہمیشہ آتے جاتے ہین کہ اگر کوئی ہوشیار تمام کاروبار دینی
و دنیاوی سے معطل ہوکر صرف اوسیکو دیکھا او سنا اور سمجھا کرے تب بھی ممکن نہین ہی کہ تمامی اصول و فروع
تمام عمر مین ایسی واقفیت پیدا کرے کہ حفاظت جان ومال کی کر سکے پھر اونکے حال پر کیون نہ افسوس
کیا جائے جو نہ خود لکھہ سکتے ہین نہ پڑھ سکتے ہین تمام اوقات اونکی پیٹ کے دھندے مین صرف
ہوتی ہی کسوقت وہ اپنا کام اور کسوقت آرام اور کسوقت قانون سیکھین وہ کیا جانین کہ قانون مختص الامر
کیا ہی اور مختص المقام کون بڑا ہی اور کون قانون وایکٹ فی الحال کہان جاری ہی اور کہان نہین
جاری ہی اور کون بالکل اور کسکی کون دفعہ منسوخ ہی اور کون کب جاری ہوگا اور کون نہین غرض
جس دریافت کی اونکو قدرت نہین ہی اور نہ کبھی ہو سکتی ہی اوس بنا پر اونکے حالات ومعاملات
۱۲ شبانہ روز کو جانچنا اور نتیجہ بھلائی وبرائی کا اوس سے اونکے حق مین پیدا کرنا یہ کیا ہی ؛

دوازدہم مظلوم کی اعانت کرنا ؛ قاعدہ دوازدہم

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بڑی طوالت سے پاین شرط ہوتا ہی کہ اول مستغیث
کامل طور پر گورنمنٹ کی اغراض زرمین شریک ہو اور موافق مانگی فیس ادا کرے فرضاً اگر تین ہزار کا
کاغذ لینا دستور ہی تو دو ہزار نوسو ننانوے پندرہ آنے کا نہ لیا جاویگا اور اوسی اپنے ایک آنے کے

افسوس مین اوس بیچارے کی داد رسی ملتوی رکھینگے ؛

دوم ایک کاغذ پر تمام واقعات لکھے اگر اون واقعات کے متعلق کوئی بحث قانون کی پیش ہوگی تو پھر مقدمہ چورنگ ہوجاتا ہے کوئی اپنی تلوار آزماتا ہے کوئی بندوق خالی کرتا ہے کوئی اپنے دست وبازو کی قوت دکھلاتا ہے حکام اسی کھیل وکود وتفنن طبع مین ہوتے ہین کہ مستغیث کا کام تمام ہوجاتا ہے ؛

سوم اگر ان دونون کامون سے کسی طرح نجات ملی اور قعدار دستاویز اسٹامپ ناقص القیمت پر نکلی تو اور لینے کے دینے پڑ گئے مخالف اوسکے قید ہونے کی راہ تکتے ہین اور بہت سی تسبت گو تہہ تک جرمانہ اداکر کے چھوٹ آنے کو غنیمت سمجھتے ہین بیچارہ عجیب کشمکش مین ہوتا ہے اور دعا مانگتا ہے کہ ای خدا اس مرتبہ تو مجھے عدالت کے ضغطہ سے بچالے آیندہ مین کبھی یہ رستہ نہ چلونگا ؛

پس اس قاعدے کی شکل ان اسباب سے اب یون ہوگئی ؛

	مظلوم کو اعانت گورنمنٹ کی خرید کرکے پیتا ہا	

سیزدہم شورے کو پسند کرنا ؛

اس قاعدے کے استحسان کے تمام عقلا قائل ہین ؛

چہاردہم خیرخواہی رعایا محض انکے فائدے کے لئے کرنا ؛

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بھی ہوتا ہے مگر بجائے اونکے فائدے کے اپنا فائدہ ملحوظ رہتا ہے یہ غرض نہین ہوتی کہ اون پر احسان کیجیے اور اپنا فرض جو خالق کی طرف سے ادکی پرورش ونگہبانی کا ہے ادا کیجیے بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے کہ اونکو انڈا بانی سمجھیے اور مکر وبانسے بچاسیئے پھر اون سے کچھ حاصل کیجیے ؛

پانزدہم رعایا کی فلاح کے واسطے امن کی کوشش کرنا ؛

اس قاعدے کے استحسان کا تمام عالم قائل ہے سلطنت دنیاوی بھی بہت کوشش کرتی ہے مگر اکثر بے فائدہ وطول ہوئی ہے سلطنت آسمانی کے جو عمدہ اصول اسباب مین ہین وہ قابل عمل کرنے کے ہین تصریح اوسکی کتب مین موجود ہے ہم اگر لکھین تو ایک کتاب ہو جاوے اور اصل مطلب رہجاے ؛

شانزدہم ۱۶ تنعم اور استعمال پارچہ ریشمی وظروف وزیورات نقرئی وطلائی بلکہ ہر قسم کے تکلفات سے جسمین شائبہ ریا وعجب وتن آسانی وشکم پروری وطمع وحسد وبغض کا پایا جاے احتراز کرنا ؛

ہفدہم ۱۷ سخت گذران وزہد وجفاکشی وبے تکلفی کی عادت کرنا ؛

ہیژدہم ۱۸ عزت صبر وشجاعت ونیک نیتی ووفاے عہد وتوکل سے حاصل کرنا ؛

نوزدہم ۱۹ دنیا سے بقدر ضرورت تعلق رکھنا اوس سے محبت نکرنا اور اوسمین مبتلا نہونا ؛

یہ سب امور طریقہ معاشرت سلطنت دنیاوی کے برخلاف ہین ؛

اور اوسکا قانون نجات تمام ادیان کے قانون نجات سے بہتر اور آسان تر اور قریب القیاس ہوگا اوسکو بھی ہم ایک تمہید کے ساتھ اس مقام پر کچھ بیان کرتے ہین ؛

واضح رہے کہ یہود منتظر تھے کہ ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا جو توریت کے اون سخت احکامونکی تلافی کریگا جنکی تعمیل اونپر مشکل تھی جب عیسی علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ احکام الٰہی روح سے تعلق رکھتے ہین اور دل مصدر گناہ ہے اوسمین جو خیالات اور خواہشین پیدا ہوتی ہین احکام الٰہی اون سب کی بازپرس کرتے ہین اور مین شریعت موسوی کو تکمیل کرنے آیا ہون اور تمام اون تاکیدات کو جسکا ذکر انجیل متی کے باب پنجم مین ہے بخوبی سمجھے تو بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ وہ مثل ہے کہ روزہ چھوڑانے گئے تراویح اور گلے پڑی یا تو ہمکو توریت کے سخت احکامون کے عوض آسانی کی امید تھی یا خطرات قلب کا مواخذہ اور سزا دہ ہو گیا مثلاً توریت مین خون کرنے پر سزا ہوتی تھی اب یہ درجہ بڑھ گیا کہ جو کوئی کسی پر بے سبب غصہ ہو گا یا احمق یا واہی کسیکو کہیگا جہنم مین ڈالا جائیگا

یا زانی بعد وقوع فعل زنانی قرار پاکر مطابق حکم توریت کے لائق سزا تھا لیکن اب جو کوئی کسی عورت کو
بنظر شہوت دیکھے گا اوسپر جرم زنا متحقق ہوچکا اوس پاداش مین جہنم مین پڑے گا اسیطرح انکے
مسائل مشکل انجیل سے سخت بدحواس اور متردد ہوئے اور یہ تردد اونکا گو حق بجانب تھا کہ عیسائیون
نے صرف حضرت عیسی کو مستثنی کرکے لکھا ہی کہ اولاد آدم مین وہی ایک تھا جو گناہون سے پاک تھا
مگر یہ مصیبت اونکو کسی نہ کسی طرح جھیلنی تھی بقول شخصے ع نشاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
نہ انکار نبوت اونکو مناسب تھا نہ نبی کا ایذا دینا لازم تھا ہرچند بعد ختم زمانہ حواریون کے عیسائیون نے
برخلاف تعلیم عیسوی پابندی شریعت کی بالکل چھوڑ دی اور یہ عقیدہ ٹھرالیا کہ تثلیث کے
ماننے والے کو کوئی کام شریعت کا کرنا ضرور نہین ہی اوسکی نجات کو اسیقدر کافی ہوگا کہ وہ
آنحضرت کا مصلوب ہونا واسطے کفارہ گناہ امت کے اور لعنتی ہوکر تین دن دوزخ مین رہنا اور پھر جی اوٹھنا
یقین کرتا ہو مگر یہودیون نے مطلق التفات نکیا اور سمجھ گئے کہ یہ وہ نجات دہندہ موعود نہین ہی
اور عیسائیون کے ان عقائد کو پہلی باتون سے بھی زیادہ مشکل سمجھا اسواسطے کہ انسان کو خدا سمجھنا
اور تثلیث مین وحدت کا قائل ہونا ایسا محال تھا کہ عقل انسانی مین نہین آسکتا تھا لہذا انتظار انکا
ختم نہوا اور بدستور دعائین ظہور سلطنت آسمانی کی کرتے رہے اس امر خاص مین ایماندار عیسائی بھی
اونکے شریک ہے کیونکہ اونکو یہ بات یاد تھی کہ حواری شریعت کے پابند اور سلطنت امر فتح کے
آرزومند صعود عیسوی کے بعد بھی تھے بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام قبل یوحنا کے منادی آسمانی
بادشاہت کے آنے کی کرتے تھے اور اپنے شاگردون اور اصحاب کو نماز کی دعائین ان الفاظ سے
سکھایا کرتے تھے {کہ تیری سلطنت آوے تیرا مطلب جیسا آسمان پر زمین مین بھی ہووے}
تو اس سے وہ سلطنت فرضی روحانی مسیح علیہ السلام کی خیال نہین کیجا سکتی جسکے قائل اس زمانے کے
عیسائی ہین اور وہ بخوبی جانتے تھے کہ نجات دہندہ بموجب ارشاد مسیح کے کوئی اور ہی جو بعد ادین

دنیاکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کریگا +

پس جسطرح عقل اس نقل کو باور کرتی ہی کہ خالق اپنی مخلوق کی مغفرت کے واسطے دنیامین ایک شفیع بھیجیگا اوسیطرح عقل اسکو بھی تجویز کرتی ہی کہ وہ شفیع المذنبین نہ فرشتہ نہ خدا نہ روح القدس بلکہ انسان ہوگا اور اوسکی قوتین سب مردون سے زائد ہونگی اور وہ خوبصورت بھی ہوگا خوبصورت اس لیے کہ ہر زن و مرد اوس سے رغبت کرے کوئی وجہ تنفر کی پیدا نہو انسان اس لیے کہ متکیف بکیفیات و متاثر و متنازر و تمام واردات انسانی کا ہو اور قوتین کامل اسواسطے کہ اپنے خیالات اور خواہشون پر جو اعلی درجے کے ہین دوسرون کے خیالات اور خواہشون کو قیاس کیا کرے کہ کون بات انسان سے ترک ہو سکتی ہی اور کون نہین اور کون اختیاری ہی اور کون اضطراری جو ترک ہو سکتی ہی اور اختیاری ہی اوسکے وسائل انسداد کیا ہو سکتے ہین مثلاً عورتونکا بن ٹھن کر سوار ہو کر بے محابا نکلنا اور اونکا اختلاط غیر مردونسے کرنا اسمین جو ایک بات کا خوف ہی وہ فقط پردے سے مٹ سکتا ہی مگر اسمین جو ایک حالت اضطراری ہی کہ وہ ترک نہین ہو سکتی یعنی بمجرد نگاہ کے بدخیال دل مین آنا اوسکے لیے خدا سے درخواست کرے کہ اونکے معافی کا قانون ایسا اور ویسا ہونا چاہیے گویا اوسکا قلب مجموعہ تمام مخلوق کے قلبونکا ہوگا اور وہ ایک زبان تمام زبانون سے عذر خواہی کریگی پس ٹھیک تعبیر لفظ وکیل کی جسکا ذکر انا جیل مین ہی جیسے اس موصوف پر صادق آتی ہی ایسی کسی دوسرے پر نہین +

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بااین صفات مبعوث ہوئے اونھون نے یہ ارشاد فرمایا یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور مین ہی ہون جسکے تم منتظر تھے مین اپنی طرف سے کچھ نکھونگا جو خدا اپنا کلام میرے مونہہ مین ڈالیگا وہی کہونگا اگر اپنی طرف سے کچھ کہون خدا مجھے مار ڈالیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ اسکی خبر قرآن مین دیتا ہی آیۂ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اور پھر یہ بھی ارشاد کرتا ہی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

بَعضَ الاَقَاوِيلِ لَاَخَذنَا مِنهُ بِاليَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعنَا مِنهُ الوَتِينَ اور یہی مضمون
توریت کی کتاب استثناکے باب ۱۸ مین ہے ۱۸ اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی
برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے مونہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے
کہیگا ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب
اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا
مینے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے وہ نبی قتل کیا جاوے فقط

اور یہ فرمایا کہ خدا اپنے بندونکو آزاد اور اونکو نجات دیا چاہتا ہے جو قانون اونکے واسطے دنیا مین مقرر
کریگا اوسی بموجب آخرت مین جزا وسزا ہوگی اِنَّ اللهَ لَا يُخلِفُ المِيعَادَ اور توریت کے وہ
احکام جو بنی اسرائیل پر شاق تھے بدل دیگا اور جس حکم کی تعمیل امت پر گران ہوگی اور اوسمین وہ تخفیف
وحی کے زمانے تک چاہا کرینگے نہ کیجائیگی اس مین اتنے حکم سے پہلا حکم منسوخ یا نسیا منسیا ہوجائیگا
فاقروا ان شئتم مَا نَنسَخ مِن آيَةٍ اَو نُنسِهَا نَأتِ بِخَيرٍ مِنهَا اَو مِثلِهَا اَلَم تَعلَم
اَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ کیونکہ اللہ کو آپ پر آسانی منظور ہے حکومت اور سختی منظور نہین
يُرِيدُ اللهُ اَن يُخَفِّفَ عَنكُم وَخُلِقَ الاِنسَانُ ضَعِيفًا مگر یہ سب اونکی خاطر ہے جو خدا اور
اوسکے رسولون اور کتابون اور ملائکہ اور قیامت کے ہونے پر یقین رکھینگے اور یہ بھی اونکے
انعام عموما ہوگا کہ اگر وہ ایک نیکی کرینگے دس شمار ہوگی اور ایک بدی ایکہی تصور ہوگی چنانچہ
حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ اَمثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجزَى اِلَّا مِثلَهَا اور اگر وہ بدی کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو کچھہ نہ لکھا جائیگا اور جو نیکی
کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو ایک نیکی اونکو دیجائیگی اونکو ہر تکلیفات دینی اور دنیاوی مین ثواب
دیا جائیگا اور گناہ اونکے حبط ہوا کرینگے اور اونکو یہ بھی اختیار دیا جائیگا کہ اپنی نیکیون مین

دوسرونکو شامل کرین غرض اونکو ہر ایک چھوٹے کاموں مین بڑا اجر ملیگا کما قال النبي صلى الله
عليه وسلم عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما اجلكم
في اجل من خلا من الامم ما بين صلوة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم
ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار
على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال
من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت
النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل
لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين
يعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت
اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل
ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلي اعطيه من شئت
رواه البخاري وہکذا منقول عن عيسى عليه السلام في الباب العشرين من انجيل متى مگر اسقدر یاد
رکھنا چاہیے کہ حضرت بطرس حواری نے جو رو لڑکے بہن بھائی ماں باپ گھربار مال و دولت
جو کچھ کہ اونکے پاس تھا آنحضرت کے پیچھے سب چھوڑ دیا تھا تب آپ نے اونسے مخاطب ہوکر
ارشاد کیا کہ ایسے لوگونکو سوگنا اسکا ملیگا پھر بہت سے جو پہلے ہین پچھلے ہوجائینگے اور جو
پچھلے ہین پہلے ہونگے یعنی پچھلے اگر اتنا کرینگے تو سوگنا اسکا پاوینگے اور تم ایسونکو باندازہ عمل
ملیگا اوسیکو باب ۲۰ مین یون ارشاد فرمایا ہی ۱ کیونکہ آسمان کی پادشاہت اوس صاحب خانہ کے
مانند ہی جو تڑکے باہر نکلا تاکہ اپنی تاکستان مین مزدور لگاوے – ۲ – اور اوسنے مزدورونکا ایک
ایک دینار روزینہ مقرر کرکے اونھین تاکستان مین بھیجا – ۳ – اور اوسنے پہر دن چڑھے

باہر جاکر اونکو بازار مین بیکار کھڑے دیکھا ۔ ۴ ۔ اور اونسے کہا کہ تم بھی تاکستان مین جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہی تمھین دونگا سو وہ گئے ۔ ۵ ۔ پھر اوسنے دوپہر اور تیسرے پہر باہر جاکر ویسا ہی کیا ۶ ۔ ایک گھنٹہ دن رہے پھر باہر جاکر اور ونکو بیکار کھڑے پایا اور اونسے کہا کہ تم کیون یہان تمام دن بیکار کھڑے رہتے ہو ۔ ۷ ۔ اونھون نے اوس سے کہا اس لیے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پر نہین رکھا اوسنے اونھین کہا تم بھی تاکستان جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہی سو پاؤگے ۔ ۸ ۔ جب شام ہوئی تاکستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدورونکو بلا اور پچھلون سے لیکر اونکی مزدوری دے ۹ ۔ جب وے جنھون نے گھنٹہ بھر کام کیا آئے تو ایک ایک دینار پایا ۔ ۱۰ ۔ جب اگلے آئے اونھین یہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پاوینگے پر اونھون نے بھی ایک ایک دینار پایا ۔ ۱۱ ۔ جب اونھون نے یہ پایا تو گھر کے مالک پر بہت گڑگڑائے ۔ ۱۲ ۔ اور کہا پچھلون نے ایک ہی گھنٹے کا کام کیا اور تو نے اونھین ہمارے برابر کر دیا جنھون نے تمام دن کی محنت اور دھوپ سہی ۔ ۱۳ ۔ اوسنے اونمین سے ایک کو جواب مین کہا ای میان مین تیری بے انصافی نہین کرتا کیا تو نے مجھہ سے ایک دینار پر اقرار نہین کیا ۔ ۱۴ ۔ تو اپنا لے اور چلا جا پر مین جیسا تجھے دیتا ہون پچھلے کو بھی دونگا ۔ ۱۵ ۔ کیا مجھے روا نہین کہ اپنے مال سے جو چاہون سو کرون کیا تو اس لیے بُری نظر سے دیکھتا ہی کہ مین نیک ہون ۔ ۱۶ ۔ اسی طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین فقط

اور یہ ارشاد کیا کہ مسلمانونکو میری اور خلفاے راشدین مہدیین کی تبعیت لازم ہی وہ اسمین ثواب پایا کرینگے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ اسواسطے کہ مین پیغمبر ہون اور خلفا میرے وہ لوگ ہین کہ اونکے دلکے تقوے کو خدا جانچ چکا ہی وہ وہی کرینگے جو ثواب ہوگا باقی اور تمام امور جسکو اکثر مسلمان اجماع سے

بہ نیک نیتی ورعایت اصول شریعت اچھا یعنی مباح ومندوب ٹھہراوینگے وہ خدا کے نزدیک بھی ویسا ہی ہوگا اور جسکو برا گنینگے وہ برا مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ قَبِیْحٌ مؤید اسکے بھی وہ لوگ ترجمان غیب ہونگے اونکی جماعت پر خدا کی مدد ہوگی یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اسی مضمون کا اشارہ ہی +

اور یہ فرمایا کہ قیامت مین معصوم لڑکون کی عصمت اونکے مان باپ کو اور ہمسائے کی فاضل نیکیان ہمسایونکو دلوادونگا شہیدونکی نیکیان سو آدمیون کے واسطے کافی ہونگی اسیطرح اور بہت لوگ ہین جنکی نیکیان ایکدوسرے پر منتقل ہونگی اوسکی تصویر یہ خیال مین آتی ہی کہ اوس دن شفیع المذنبین کا یہ کام ہوگا کہ خدا سے مقام محمود مین اذن لیکر مطابق قانون مقررہ کے ہر ایک کا حساب کرائینگے جسکی نیکی کم پڑےگی اوسکو دوسرون سے دلوادینگے اور جنکا کہین ٹھکانا نہوگا اونکو اونکی نیکیان کفایت کرینگی کہ اونکے گناہ اگلے پچھلے بموجب ارشاد باری کے سب معاف ہوچکے ہین اسیطرح گنہگاران امت الا ماشاء اللہ رستگاری پاتے جائینگے وللہ در ما قال شعر شنیدم کہ در روز امید وبیم + بدان را بہ نیکان ببخشد کریم + اَللّٰھُمَّ اٰمِنَّا وَزِدْنَا مَحَبَّتَہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ +

اور پھر یہ بھی کہدیا مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا +

یہ سنکر یہود ونصاری جو سچے آرزومند اس سلطنت آسمانی کے اور صدق دل سے طالب نجات تھے فورًا پہچان گئے کہ جسکے ہم منتظر تھے وہ ذات بابرکات یہی ہی اور وہ قانون جس سے پھانسیان ہمارے گلون سے اوترتی ہین یہی قرآن شریف ہی نظم از طرف چمن نسیم اقبال وزید در گلبن امید گل لطف دمید + یعنی کہ زحسن طالع وبخت سعید + پروانۂ التفات عام تو رسید +

اونکی شان مین حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؁ +

مرحبا و مبارکباد اون سعادتمندون کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے کہ خدا نے محض اپنی عنایت سے اونکے بوجھ اوتارے اور اونکے گلون سے پھانسیان چھوڑا دین توریت اور انجیل کے جن سخت احکامون کے وہ مکلف تھے وہ باآسانی بدلدیے +

اور جنکی آنکھین ضلالت تقلید اور تعصب قومی اور حسد بیجا سے اندھی تھین وہ طرح طرح کے شبہات مین مبتلا ہوکر اوسی دلدل مین پھنسے رہے جس سے خلاص ہونے کی امید نہین ہی اونکی بدنصیبی پر رونا آتا ہی +

مسلمان دعوی کرتے ہین کہ ابو البشر آدم کی اولاد مین جتنی سلطنتین آج تک قائم ہوئی ہین اون سب مین موافق مرضی جناب باری مطابق فطرت انسانی کے یہی ایک سلطنت ہی جسکو ہم لوگ خلافت اسلامی کہتے ہین اور انبیاؤن نے اوسکا نام سلطنت آسمانی یعنی وسیلہ نجات رکھا ہی اور اس سلطنت کے اصول ایسے پاکیزہ اور دلچسپ بتقاضاے روح کے دفع کرنے والے ہین جو کسی دوسری سلطنت کے نہین اور اسی سلطنت نے خلق خدا کے عموما اور بنی اسرائیل و عیسائیون کے خصوصا بوجھ اوتارنے اور پھانسیان اونکے گلوسے نکالنے اور اونکی آزادی دارین کی کوشش کی ہی یہی سلطنت ہی جس مین امراض روحانی اور آلام جسمانی دونونکا علاج ہوتا ہی اوسمین احکام وحی و جسمی و مسایل نوعی و صنفی سب کچھ موجود ہین دیدہ بصیرت چاہیے تو یہ دعوی اونکا نہایت صحیح و سچا ہی +

پ۳

مسلمانونکو لازم ہی کہ بمنطوق آیہ کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اپنے نبی کی اتباع مین کوشش کرین اگر بقصد اتباع پیغمبر کیا ہی بحقیقت اور چھوٹا کام کرینگے بہت بڑا اجر پائینگے مثلاً اگر جوتہ دہنے پانون سے اور کرتہ یا انگرکھہ داہنی طرف سے پہنینگے جب تک بدن مین ہیگا ثواب لکھا جائیگا اگر حاجت بشری بھی بوضع مسنون روا کرینگے تو اوسمین بھی مستحق حسنات ہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے زمین یا دستر خوان پر اپنے ہاتھ سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر اونگلیون اور برتن کو چاٹتے بھی تھے اگر تم بھی ایسا ہی کروگے تو خانقاہ اور مدرسہ کی تعمیر سے زیادہ ثواب پاؤگے یہ خیال کرو کہ مسنونی کھانا مسنون طور پر اور فرعونی کھانا فرعون کے طور پر کھانا چاہیے بلکہ جو تمسے ہو سکے اوسی ایک فعل کو کیا کرو ہرچند تم کو ان حرکات سے بپاس خاطر دوسری قوم کے بہ تکلف ننگ آوے یا ڈرو کہ کوئی برا بھلا کہیگا اور بچشم حقارت دیکھیگا مگر اپنی نجات کے واسطے چاروناچار سب کچھ کرنا ہی تم ننگ و عار سے اختیار نکرو اور یہ حیلہ نہ اوٹھاؤ کہ امور مباح کا کرنا نکرنا دونون برابر ہی بلکہ یہ سنت تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اس ذریعے سے جس قدر غذا تمھارے پیٹ مین جائیگی اوس سے خلط صالح پیدا ہوگا جو خدا کی طرف تمکو کشان کشان لیجائیگا اور تم اسپر مغرور نہو کہ اصل ہر شئی کی اباحت ہی یہ بڑی گمراہی اور بڑا دھوکا ہی مسلمانون نے اس قاعدے کو عموماً نہین مانا اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہی مگر اسکو پھر ہم تمکو انشاء اللہ تعالی کبھی یاد دلائینگے اس مقام پر ہم اون عمدہ شبہات منکرین حقیقت اسلام کو جو اونکی ہدایت کے حاجب ہوگئے ہین نقل کرکے اسلام کیطرف سے اوسکا جواب حقیقی دیتے ہین +

شبہہ اول پیغمبر اسلام انسان تھے معصوم نہ تھے اور جو خود معصوم نہین ہی وہ گنہگارونکی شفاعت نہین کرسکتا شبہہ دوم پیغمبر اسلام نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا شبہہ سوم پیغمبر اسلام نے بزور شمشیر اپنا دین پھیلایا شبہہ چہارم اپنے منکرین حکومت کو پیغمبر اسلام نے

لونڈی غلام بنانیکا حکم دیا اور شوہر دار عورتونکو جو جنگ مین اسیر آتی تھین اپنے لشکریونپر حلال کردیا۔

جواب شبہۂ اول فی الحقیقت پیغمبر اسلام انسان تھے صدور گناہ اونسے از راہ بشریت ممکن تھا مگر حق سبحانہ تعالی نے اونکی عصمت کا گناہون سے یہ بندوبست کیا کہ جب اونکو چند روز اپنے ہم جنسون کی صحبت سے گذرتے اور بمقتضاے بشریت کچھ لگاؤ حضرت قدس سے کم ہوجاتا اور قلب پر غین آنے لگتا تب فرشتے آتے اور اوس آلودگی اور نقطۂ سیاہ کو آب رحمت اور مغفرت سے دھو ڈالتے اور پھر اوسمین حکمت اور نور بھر کے کبھی مجرد روح اور کبھی روح اور جسم دونونکو عالم قدس کی سیر اور پاک روحون اور فرشتون سے ملاقات کرالاتے تاکہ انسانونکی صحبت کی تلافی کامل اور فیض صحبت روحانیونکا انسانون کے ہم نشینون پر غالب ہوجاے مسلمان اسی حالت کو معراج کہتے ہین اور اسیطرح تعدد معراج کے قائل ہین بلکہ بعضے یہانتک کہتے ہین کہ کسی ایک سفر مین وہ جناب حدیث سے بھی بلا واسطہ ہمکلام ہوئے اور قانون نجات کی وسعت کو بمزید اطمینان خود دریافت کر آئے پس وہ حالت قدوسیت کی رفتہ رفتہ جو دنیاوی تعلقات سے کم ہوجاتی تھی اور بشریت اپنا گھر کرتی جاتی تھی اوسکو جناب باری عز اسمہ نے محض اپنے فضل و کرم سے معاف کردیا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔

اور یہ سب بندوبست اپنے بندونکی نجات کے واسطے فرمایا تاکہ اوسمین قابلیت حضوری مقام محمود اور عرض و معروض کی باقی رہے نظیر ایسے واقعات کی دنیا مین بھی موجود ہی کہ بادشاہان دنیا واسطے انکشاف مقدمہ یا کسی اپنے خاص انتظام سلطنت کی مصلحت سے کسی ایک مجرم کا قصور معاف کرکے اوس سے اپنا کام لیا کرتے ہین اور پھر اوسکو اور مجرمون سے ملنے نہین دیتے اور اگر ملنا اوسکا کبھی قرین مصلحت ہوتا ہی تو کیسی کیسی احتیاطین کرتے ہین سپاہی جدا اوسکی تاک

ف ۵ بلحاظ سیپارہ بست و نہم سورۂ فتح مین یہ ترجمہ تا معاف [illegible]

رکھتے ہین مخبر علیحدہ اونکی باتین چھپ چھپ کر سنا کرتے ہین تا کہ اوسمین رنگ مجرمونکا نہ جمنے پاوے اور قابلیت راست گفتاری کی جسکی تعلیم دربارمین ہوچکی ہی زائل نہوجاے ÷

مسلمان کہتے ہین کہ ان سب امور کا مان لینا اونکو آسان ہوگا جو عیسی علیہ السلام کے مشکل مسلۂ الوہیت اور بیگناہی اور تثلیث فی الوحدت کا اقرار کرتے ہین ÷

یہ تو ہمنے سب موافق عقیدۂ اہل اسلام کے بیان کیا مگر ہم اوس شبہہ کو اگر منکرین کے کہنے کے بموجب تسلیم بھی کرلین تب بھی ہم پیغمبر اسلام کے شفیع المذنبین ہونے کے منکر نہونگے اسواسطے کہ جو شکل ہمنے شفاعت کی اوپر بیان کی ہی اوسکے واسطے بجمیع الوجوہ معصوم ہونا شفیع المذنبین کا ضرور نہین ہی بلکہ جو قانون شفیع المذنبین کے وسیلے سے ہم تک پونہچا ہی وہ خود نجات کو کافی ہی اونکے ہم مسلمان احسان مند ہین کہ اونکی کوششون نے ہمپر بڑی آسانی کردی اور نجات کا رستہ دکھادیا

جواب شبہۂ دوم معجزہ و کرامات بمنزلۂ ایک تمغہ کے ہی جس سے اہل تمغہ کا تعلق سرکار سے ہونا ثابت ہو پس یہ تمغہ جو پیغمبر اسلام کے پیشتر انبیا آئے تھے اونکو دیا گیا تھا کہ وہ دنیا مین خلق اللہ کی طرف سے وعظ و نصیحت کرین اور جب اونسے اونکے ذاتی اعتبار کی گفتگو کیجاے تب وہ تمغہ دکھاوین لیکن منکرین نے اونکی پند و وعظ کی کچھہ توقیر نہ کی بلکہ اونمین سے کسیکا سر پھوڑا کسیکو مارڈالا کسیکو بے حرمت کیا اور اونکے تمغونکا جعل بنالیا اس حیلے سے تعمیل حکم سے وہ بازرہے جب لوگون نے ایسا کرنا شروع کیا تو ہر ایک انبیا نے یہ اونکو خدا کی طرف سے سنا دیا کہ چند روز مین ایک سردار تمپر مقرر ہوگا اگر تم اوسکا کہانہ مانوگے تو سزا پاؤگے جیسا کہ توریت کی کتاب استثنا کے ۱۸ باب اور اشعیا نبی کے باب چہل و دوم اور اناجیل کے متعدد مقامات خصوصًا انجیل مرقس کے باب دوازدہم و دیگر کتب انبیا مین تمنے پڑھا پس جب وہ سردار دنیا مین آیا تو مخلوق نے موافق الفت و عادت اپنے معجزہ مانگنا شروع کیا اوس سردار بالغ و تمکین نے

ارشاد خداوندی یہ بنا یا وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ کَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ

اب تمکو کوئی نشانی تمھارے اصرار پر نہ دکھائی جائیگی کہ تمھارے اگلے اہل تمغا کو جھٹلا چکے ہین تم ہمکو مثل اور اہل تمغا کے نہ سمجھو ہم تمھارا محاصرہ موقوف نکرینگے ہم تمھاری ایک نہ مانینگے کیونکہ ہمکو حکم ہی قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ تم دو بات مین ایک اختیار کرو یا ہماری پند و وعظ پر عمل کرو یا ذلیل ہوکر فرمان برداری کرتے رہو ورنہ قتل ہوگے اور مال تمھارا لوٹا جائیگا بال و بچے تمھارے اسیر ہونگے کیا تم اپنے معاملات دنیوی مین غور نہین کرتے کہ جب بادشاہی اہل کارون سے کوئی ماتحت سرکشی کرتا ہی تو بعد تفہیم و افہام انجام کار بادشاہ اپنے دلیرے معزز و معتمد کو مع فوج بھیجکر اوسکی سرکوبی کرتا ہی اوسوقت اوس معزز و معتمد سے کوئی نہین کہہ سکتا کہ تم اپنا اعزاز و اکرام ظاہر کرو یا بادشاہی تمغا دکھاؤ اور نہ اس گفت و شنود کا وہ وقت ہوتا ہی مگر ہان قطع حجت کو ہم تمسے یہ کہے دیتے ہین کہ ہمارے جہان کی سرداری اور ہماری فوج جرار کو اہل تمغا پیغمبر مشتہر کر چکے ہین اور تمھارے اگلون نے ہر ایک تمغے کا جعل بنا لیا تھا اب تم ہماری سند تقرری کا جو قرآن ہی جعل بناؤ تو ہم جانین وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ

مسلمان کہتے ہین کہ پیغمبر اسلام سے یون تو صدہا معجزے صادر ہوئے کہ اوسکا ذکر قرآن اور حدیث اور کتب تواریخ مین بتصریح موجود ہی لیکن اگر وہ بمقابلہ کفار ہمیشہ اپنے معجزے پیش کیا کرتے تو اونمین اور انبیاؤنمین کچھ فرق نہوتا حالانکہ وہ شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین تھے اونکا مرتبہ سب سے اونچا اور اونکا بول بالا تھا نظیر اسکی دنیا مین یہ ہی کہ مذکورین کو حکمنامہ

مہری اور چپراسیونکو چپراس اور چوبدارونکو عصا اور سوارونکو وردی اور گھوڑا یا سانڈنی سے لوگ پہچانتے ہین مگر جب جناب ویسرائے و نائب السلطنت کشور ہند تشریف لاتے ہین تو اونسے کوئی تمغہ یا وردی واسطے شناخت عہدۂ گورنری کی نہین مانگتا بلکہ اونکی شناخت کے واسطے وہی اطلاع کافی سمجھی جاتی ہی جو قبل نزول اجلال اونکے جانب ملکۂ معظمہ سے مشتہر ہوگئی ہی گو اوسمین اونکا چہرہ اور خط و خال اور زمانہ تشریف آوری کا شرح و حا نہین لکھا ہوتا اور جو کوئی ایسی جرأت کرے تو وہ یا مجنون ہوگا یا گستاخ و واجب التعزیر اور اگر گورنر بھی اونکی ایسی مہمل باتونکا ہمیشہ جواب دیا کرے تو وہ اور عمدہ کامون سے بالضرور معطل رہے گا ؛

جواب شبہۂ سوم مسلمانون نے اپنی کتابون مین بدلائل منکرین کو معقول کردیا ہی ہمکو تمامہ اوسکا نقل کرنا اس مقام پر فضول معلوم ہوتا ہی مگر تاہم اسقدر لکھتے ہین کہ اس باب مین اگر بحث ہی تو اسی کی کہ یہ خونریزی انسان کی جائز ہی یا نہین ہرگاہ تم ای بندگان خدا ملک بڑھانے اور خزانہ جمع کرنے کے واسطے خونریزی کیا کرتے ہو تو پھر کیا اعتراض اوس شخص پر کروگے جو دنیاوی غرض سے علیحدہ ہوکر باغیان شاہنشاہی کی سزا دیتا ہو اور اقبال عبودیت کرانے کے واسطے اونکو زیر و زبر کرتا ہو اسواسطے کہ جب بات کی فہمایش پانچ چھہ ہزار برس پیشتر سے معرفت انبیا کے ہوا کی اور اوسکا نتیجہ مفید نہ نکلا تو اونھین باغیون کی سزادہی کے واسطے یہ سلطنت مقرر ہوئی اسکا کام ہی کہ وہ اپنا لوازم منصبی بخلوص نیت ادا کرے اور ثبوت اوسکے اخلاص کا یہ ہی کہ جب بادشاہ یا تاجدار نے خدا کی خالص وحدانیت اور اوسکے رسولون کی رسالت کا اقرار کرلیا پھر اوسکے ملک و دولت و جاہ و جلال و زن و فرزند کی مسلمانون نے کچھ طمع نہین کی اگر اونکو کچھ طمع دنیاوی یا اپنی ناموری مقصود ہوتی تو اپنا فائدہ کیون چھوڑتے اور پیغمبرون کی کتابون مین کیون اونکی تعریف ہوتی مگر جب تک شبہہ ہم عیسائیون کی زبان سے سنتے ہین اور اونکی تصنیفات مین لکھا دیکھتے ہین

توبڑی ہنسی آتی ہی اسواسطے کہ بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے اونکے پیشواؤن اور بادشاہون نے واسطے اجراے عقیدۂ تثلیث وغیرہ کے جسکی کچھہ اصل نہ تھی وخونریزی کی ہی جسکی انتہا نہین ہی اور یہی باعث اونکی ترقی عقائد کا ہوا تو اونکو اس باب مین لب ہلانا جائز ہی نہین ہی ✦

جواب شبہۂ چہارم ہم اوپر لکھہ چکے ہین کہ سلطنت آسمانی اور سلطنت دنیاوی نے اپنے باغیون کی سزا قید بھی تجویز کی ہی اور قید [جس حیثیت سے فی الحال اوسکا رواج ہی] اور غلامی کا مآل ایک ہی اسیواسطے اسیر کا اطلاق عبد پر بھی کیا جاتا ہی خواہ وہ اسیر زن ہون یا مرد چنانچہ صراح مین اسیر بمعنی بردہ کے لکھے ہین پس مسلمان لونڈی غلام بنانا اور بعد گرفتاری اونکی عورتون کو اونکے نکاح سے نکل جانا فقط اونھین باغیون کی سزا خاص سمجھتے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا نہ کسی دوسرے مجرمون کی اور یہ نہ برخلاف عقل کے ہی نہ نقل کے ✦

عقل کے برخلاف اس سبب سے نہین ہی کہ لونڈی اور غلام بنانے کا رواج یونانی ایرانی رومی مصری ہندی یہودی عربی ترکی تاتاری غرض کل ملک و قوم مین ابتدا سے اب تک ایک حالت سے چلا آتا ہی اور ہر ایک قوم کی کتابون مین اونکے احکام جدا جدا محفوظ ہین حضرت ابراہیم و اسحق و یعقوب علیہم السلام سے لیکر حضرت عیسی علیہ السلام تک بعض نبی ایسے تھے جنسے خدا نے موبموبہ باتین کین اور اپنے احکام لکھکر اونکو دیے اور اونکو محض دنیا کی ہدایت اور تمام بداخلاقیون کے دور کرنے کو بھیجا اور بعض بقول عیسائیون کے خود خدا تھے جو اپنے بندون سے بالمشافہ کلام اور اونکو اخلاق حمیدہ سکھاتے تھے اور روحانی تعلیم کیا کرتے تھے ✦ اور صحرانشینان نسل قیدار سے لیکر حکماے یونانی و مصر و ہندوستان و تاتار تک کسی نے اس بات کا اشارہ تک نکیا کہ غلامی تمام برائیون کی جڑ اور تمام بداخلاقیون کی مان اور اخلاق حمیدہ کی دشمن برخلاف مرضی خالق و فطرت انسانی کے ہی بلکہ برخلاف اوسکے اونکی کتابون مین

احکام اونکے لکھے دیکھتے ہین کیا چھہ ہزار برس تک تمام مخلوق حتی کہ انبیا اور اولیا اسی گمراہی اور اسی کیچڑ مین پھنسے رہے اور خدا نے اونمین سے کسی پر الہام نکیا اور نہ کسی حکیم کو اپنی مرضی سے آگاہ کیا آیا یہ خطا خدا سے عمداً ہوئی یا سہواً انہین نہین خدا خطاؤن سے مبرا اور تقصیرون سے پاک اور صاف ہے یہ خطاے حاسدانہ و کفر خوشامدانہ اون متقلیدین کا ہے جو تقلید صحابہ و مجتہدین و علماے ربانیین کی عار اور خودرایان کی باعث افتخار جانکر اس شعر پر عمل کرتے ہین شعر

اگر شہ روز را گوید شب ست این + بباید گفت اینک ماہ و پروین + ثبوت اسکا یہ ہے کہ تمام اہل اسلام جسطرح خدا کی وحدانیت کے اوسیطرح موسی علیہ السلام کی رسالت اور توریت کے کلام آلہی ہونے کے قائل ہین پس توریت کی کتاب استثنا کے درس ۱۰ سے ۱۴ تک مین یہ لکھا ہے

اور جب تو لڑائی کے لیے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا اونکو تیرے ہاتھون مین گرفتار کرے اور تو اونھین اسیر کر لائے اور اون اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اوس سے چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بناوے تو تو اوسے اپنے گھر مین لا اوسکا سر منڈوا اور ناخن کٹوا تو وہ اپنا اسیری کا لباس اوتار کے اور تیرے گھر مین رہے اور مہینا بھر اپنے باپ اور اپنی مان کے سوگ مین بیٹھے بعد اوسکے تو اوسکے ساتھ خلوت کر اور اوسکا خصم بن اور وہ تیری جورو بنے انتہی بلفظہ

اور جو لوگ توریت کی تحریف لفظی کے قائل نہین ہین وہ اپنے عنوان رسالہ ابطال غلامی مین بڑی دریدہ دہنی و بے باکی سے یہ تحریر فرماتے ہین

جو امور کہ لونڈیون اور قیدی عورتون اور بیگنا اہل عصمت کے ساتھ جائز سمجھے جاتے ہین کیا وہ حقیقت مین نیک ہو سکتے ہین کیا وہ باتین حرکات بہائم سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتی ہین کیا وہ کسی مذہب کے سچے ہونے اور خدا کی دی ہونے پر دلیل ہو سکتی ہین وہ دنیا کی آنکھ مین اوس مذہب اور اہل مذہب کی نیکی بیٹھا سکتی ہین حاشا و کلا بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات نہین پائی جا سکتی

کہ سچا مذہب جو خدا کیطرف سے اوترا ہو اوسمین ایسے امور جائز ہوین انتہی بلفظہ +

اب ہم پوچھتے ہین کہ بنی اسرائیل کا خدا اور اونکے انبیا اپنے گروہ کو بدیان اور زناکاری و وحشیانہ فعل سکھایا کرتے تھے اور کیا اوسوقت مین اونکا مذہب سچا مذہب کہلاتا تھا کیا اوسوقت وہ تمام قومون سے افضل اور تربیت یافتہ نتھے کیا اون پر خدا کا پیار نہ تھا اتنی میرے اللہ جو کچھ اوسوقت کی شریعت تھی سب ٹھیک و صحیح تھی اور جو قول و فعل انبیا کا تھا وہ سب نیک اور خدا کا بتلایا ہوا تھا اس سے یوربین کو بھی انکار نہین ہی مگر اونکی خوشامدی محل نے انکو گمراہ کردیا اونکے بادشاہ نے تو بخیال بدسلوکی مالکان کے اس طریقے کو مسدود کردیا مگر اونھون نے اونکی خوشنودی کے واسطے اتنا فقرہ اور بڑھا دیا [کہ غلامی فی نفسہ ایک قدرتی گناہ ہی اور اونکو بدسلوکی سے رکھنا دوسرا گناہ ہی] آری شعر بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روادارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ + پھر انسان کے قدرتی تعلقات کو دیکھو کہ عالم مین کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہین فرضاً اگر وہ کسیطرح موقوف ہوجائین تو انتظام عالم درہم و برہم ہوجائے انسان اور بہائم مین کوئی فرق و امتیاز نرہے مثلاً عورت کو جو تعلق اپنے شوہر سے ہی اوسمین اور حالت غلامی مین کیا فرق ہی قانون انگلستان کے بموجب تو عورتونکو معاہدہ و کنٹراکٹ کا بھی اختیار نہین ہی قبل نکاح جو سرمایہ عورت کا تھا وہ بعد نکاح شوہر کا ہوجاتا ہی عورت اپنی خواہشون کو جو بیع کر چکی ہی کسی اور سے پورا نہین کرسکتی اوسکے اس روحی صدمے کو کیا پوچھنا ہی وہ بالکل خود مختارہ مخلّی بالطبع نہین ہوسکتی اگر ہو جاوے تو تمام حقوق شوہری ضائع ہوجائین پھر نہ شوہر شوہر رہے نہ جورو جورو +

یا لڑکونکو حالت طفولیت سے تا مرگ جو علاقہ اپنے ماں باپ سے رہتا ہی وہ منشر و گُحابیان مین نہین آسکتا حتی کہ بدون اجازت والدین وہ کوئی فعل دنیاوی بحفظ حقوق نہین کرسکتے +

[illegible]
بمبئی مطبوعہ ۱۲۰۵

یا نوکرون کے تعلقات اپنے آقاؤن سے کچھہ غلامی سے کم ہین آیا کوئی نوکر بحالت نوکری کہین جاسکتا ہی
یا اپنے فائدے کے واسطے اپنے محل حکومت مین کوئی بیوپار خصوصا نوکر بر سر کار یا وہ اپنے لوازم منصبی کے
ادا کرنے سے کسی وقت تکرار یا انکار کرسکتا ہی کیا بعوض چند درہم و دینار کے نوکر اپنا گوشت و پوست
اور سارے عیش و عشرت و جان گورنمنٹ کی اغراض دنیوی پر دیدہ و دانستہ بلا لحاظ جا و بیجا کے
نثار نہین کرتا اور اسی بات کا اوس سے اقرار نہین لیا جاتا کیا یہ بیع و شرا انسان کی نہین ہی
یا ممکن ہی کہ مسافر جزائر مورشش و ٹرینیڈاڈ بر ایک تا انقضاے مدت لوٹ آوین کیا یہ آزادی کا گرو ہونا نہین ہی
یا رعایا کو جو تعلق گورنمنٹ سے ہی کیا حالت غلامی اوس سے بڑھکر ہی کیا ہم اپنی کمائیونسے
گورنمنٹ کی خدمتگزاری پر مجبور نہین کیے گئے کیا ہم بلا اجازت گورنمنٹ کی مسلح رہ سکتے ہین
کیا ہم وردی بحیثیت رعایا پہن سکتے ہین یا ہم نمک یا باروت بنا سکتے ہین اور افیون بیچ سکتے
ہین یا ہم کسیوقت گورنمنٹ کی اطاعت سے باہر ہو سکتے ہین کیا ہماری مجال ہی کہ ہم کسی عدالت مین
بلائے جائین اور نجائین یا ہمپر کوئی محصول مقرر کیا جاے اور نہ ادا کرین کیا بحالت قید کوئی معزز
شخص سڑک کوٹنے اور چکی پیسنے سے انکار کرسکتا ہی گو اوسکا پیشہ موروثی نہو کیا اوسکے حکم سے
عورت اپنے پیارے شوہر سے جدا نہین ہو جاتی اور فرزند اپنے مان و باپ سے علحدہ نہین
کر دیے جاتے کیا کسیکو نسلاً بعد نسل رعایا بننے کا شوق ہی کیا ہمجنسون کی حکومت کی برداشت کا ذوق
ہی اگر سچ پوچھیے تو جو رعایا سے گورنمنٹ کو فائدہ ہی وہ رعایا کو گورنمنٹ سے نہین غلامون کی
غور و پرداخت مالکون کے ذمہ ہی وہ کام کرین یا نکمے ہون یا خوش سلیقہ اونسے کچھہ فائدہ
ہوتا ہو یا نہو بوڑھے ہون یا جوان مگر گورنمنٹ اس بار کی متحمل نہین ہوتی اوسنے خاص اپنے نوکرونکو
بشکل شرائطون کے ساتھہ کچھہ وظیفہ حین حیات دینے کا اقرار کیا ہی باقی اورون کے حقوق پرورش
اپنے ذمے نہین لیے لیکن ٹکس اور محصولات دیہی سے کسیکو آزاد نہین کیا افسوس اونکی جوانیون کی

قوتون کی کمائی کھائی جاتی ہی اور بڑھاپے مین اونکی خبر نہین لیجاتی ؛

مگر یہان سلطنت آسمانی کے قواعد جمہوری مین اوسکے گورنمنٹ کو اس نیکنامی حاصل کرنیکا الٹا موقع
دیا گیا ہی کما قال اللہ تعالیٰ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا
مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ چنانچہ پیغمبر اسلام اور اونکے خلفا اپنی بضاعت یا بیت المال
مسلمانان سے رعایا کا قرض اور اونکی وصیت مفلسون کی دیت عورتون کے مہر دیا کرتے تھے روپیہ
دیکر غلامان صالح کو جنکے مالک بدسلوکی کرتے تھے آزاد کرادیتے تھے یتیم و محتاجون کی پرورش اپنے
ذمے لیتے تھے غرض وہ کسی ایسے کام پر بند نہ تھے اونکی دریادلی اور سخاوت اور خیرخواہی کی رعایا
ایسی شکرگذار تھی کہ یہود و نصاری تک جو اونکی پناہ مین تھے بلا نوکری اور لینے سفر خرچ کے
سرکاری لڑائیون مین اونکو مدد دیتے تھے ؛

ان سب باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ نہ غلامی اور نہ یہ سب تعلقات خلاف مرضی خالق اور خلاف فطرت
انسانی کے ہین بلکہ انسان کی آزادی جو مشہور کر رکھی ہی فقط اضافی ہی نہ مطلق پس ان سب تعلقات کو
پسند اور ایک تعلق غلامی کو ناپسند کرنا کیا سخن پروری سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتا ہی ؛

ہمکو تو اون مدعیان اسلام پر رونا آتا ہی جو خوشامدانہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر کہتے ہین کہ حضور سچ فرماتے ہین
پیغمبر اسلام نے بھی ابتداءً رسم جاہلیت اختیار کی تھی آخر کار جائز نہین رکھا اور یہ نہین سمجھتے کہ
دنیا مین جب تک بغاوت باقی ہی سزا بھی اوسکے ساتھ بحال ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ جرم کرنا موقوف نہو
اور سزا موقوف ہوجاوے یہی سزا اکثر اوقات ذریعۂ دریافت حقوق معبود ہوجاتی ہی نافرمانون کی
تعلیم کا اسلام نے یہی مدرسہ بنایا ہی اسمین فرمان برداری مالک کی سکھائی جاتی ہی اسمین حقوق
خالق و مخلوق کے یاد کرائے جاتے ہین ؛

افسوس کہ اونکو اختیار فعل جاہلیت کا الزام ناحق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لگاتے اور

غلط بات کہنے شرم نہ آئی کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا حال آنکہ
آنحضرتؐ نے کوئی رسم جاہلیت کی اختیار نہین کی جسکی سند قولاً یا فعلاً کسی نبی سے پائی وہی جاری
رکھی حتی کہ منقول ہی کہ پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بموافقت اہل کتاب کے سدل کرتے تھے جب سے
فعل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مانگ نکالنے مین متحقق ہوا تو اوسکو اختیار کیا گو مشابہ مشرکین عرب کے
تھا اسیطرح اسیران جنگ کا لونڈی غلام بنانا اور اونکی عورتون سے مباشرت کرنا یا اون اسیرونکو سزائے
موت دینا شریعت موسوی مین جائز تھا تو جب تک کوئی حکم پروردگار کا اس باب مین نہین آیا اونہین
دستورات پر نظر تھی گو وہ مطابق فعل جاہلیت یا موافق قوانین دیگر سلاطین زمانہ ماضیہ یا اوس وقت کے
ہو اور یہ التزام بموجب حکم پروردگار کے تھا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ فقط +
اور نقل کے بھی برخلاف نہین ہی اسواسطے کہ توریت کے اکثر مقامات مین اسکا ذکر ہی اور اوسکی
منسوخیت کے اسلام کے مخالف بھی قائل نہین ہین لہذا ذکر کرنا اوسکا مفصل باعث طوالت ہی اور
قرآن مین بھی بہت آیات محکمات اس قسم کی ہین جس سے رقیت مستقبلہ کا ثبوت ہوتا ہی ازانجملہ آیۂ
سورۂ نسا وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ +
ترجمہ اور نکاح بندھی عورتین مگر جنکے مالک ہو جائین تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال
ہوئین تمکو جو اونکے سوا ہین یون کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو +
تفسیر والمحصنات معطوف ہی اور معطوف علیہ اسکا امہاتکم ہی جو پہلی آیت مین گذرا ای حرمت علیکم المحصنات
والمحصنات بفتح صاد مہملہ صیغہ جمع مونث اسم مفعول کا ہی اسکے معنی باعتبار لغت کے شوہردار عورتین کے
ہین والمحصنات ای المتزوجات حصن بالکسر بمعنی پناہ ہکذا فی الصراح وفی القاموس الحصن بالکسر کل موضع
حصن لا یوصل الی جوفہ اور بمعنی پاکدامنی کے بھی آیا ہی یعنی اپنی شرمگاہ کو پناہ مین رکھنا خواہ بوجہ

ف ۵ یہ آیت سیپارہ پانزدہم رکوع اول سورہ کہف میں ہی ترجمہ کیا بڑی بات نکلتی ہی اونکے مونہہ سے سب جھوٹہ ہی جو کہتے ہین ۱۲

شوہردار ہوجانے کے یا یون ہی یہ اصلی معنی محصنات کے ہین جسکے استعمال کے واسطے کسی قرینے کی حاجت
نہین ہی اسکے علاوہ جو معنی ہون مثل حرائر یا اسلام کے تو اوسکے واسطے قرینے کی ضرورت ہی من
النساء مین بیانیہ ہی اور نسا ایک ایسا لفظ ہی جو حرائر اور آمار دونون کو شامل ہی مگر قاعدہ یہ ہی کہ مطلق
منصرف طرف فرد کامل کے ہوتا ہی اور فرد کامل مین ناقص شامل ہوجاتا ہی اس لیے اس سے مراد حرائر
لینا مناسب ہی پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ حرام ہین تمپر نکاح بند جمیع عورتین آزاد الا حرف استثنا کا
ہی اور ما موصولہ ہی اور ملکت صیغہ ماضی کا ہی نحوی ما موصولہ کے بعد ماضی کے معنی مضارع کے لیتے
ہین یہ قاعدہ مسلمہ ہی جسمین کچھ اختلاف نہین ہی پس اس استثنا سے وہ آزاد عورتین شوہردار جو ملک
یمین مین ہین یا آیندہ ہون حلال ہوگئین ؛

اور اگر محصنات کے معنی شوہردار عورتون کے نہ لیے جائین تو وہ تحت مین [وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا
وَرَآءَ ذٰلِكُمْ] کے داخل ہوجائینگی اور یہ ایک قباحت ہی جسکی اصلاح نہین ہوسکتی اسواسطے
کہ سوا اس ایک مقام کے اور کہین قرآن شریف مین شوہردار عورتون کی حرمت کا ذکر نہین آیا ہی ؛
بعض نادانون نے جو محصنات کے معنی اس آیت مین آزاد عورت اور ما ملکت ایمانکم سے وہ تعداد ازواج
کی جو خدا نے جائز کی ہی یا وہ ملکیت جو بموجودگی ولی و شہود کے تمام شرائط نکاح کے پورے ہونے سے
ثابت ہوتی ہی لیے ہین اونھون نے اس لفظ کے چار معنی بیان کرکے اول آزاد دوم پاکدامن سوم
اسلام اور ہر ایک معنون کا ثبوت آیات قرآنی سے دیکر چہارم شوہردار اور اوسکی کوئی نظیر قرآن
نہ لکھکر بڑے اصرار اور دریدہ دہنی سے لکھا ہی کہ چار معنون مین ایک معنی معین یعنی شوہردار لینے
کی وجہ علماے اسلام نہین بتاتے ہم کہتے ہین کہ وجہ تو ہم لکھ چکے ٹھنڈے دل سے تعصب
برطرف کرکے غور کرنا چاہیے مگر وہ جو والمحصنات سے آزاد عورتین اور ما ملکت ایمانکم سے تعداد
صحیح ازواج کی مراد لیتے ہین اسکی بھی تو کوئی وجہ چاہیے اسواسطے کہ اسی سورت مین فانکحوا

مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ جب مذکور ہوچکا ہی تو پھر اوسکے مکرر ذکر کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اگر دوسرے معنی مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کے اونکے لکھے ہوئے تسلیم کیے جاوین تو مقصود کے خلاف ہوگا کیونکہ اس رکوع مین تمام اون عورتون کا بیان مقصود ہی جنسے نکاح جائز ہی نہین ہی اور آزاد عورتون سے تو نکاح ہوتا ہی رہتا ہی اوسکے بیان کی کیا حاجت ہی قطع نظر اسکے نزول اس آیت کا ایسے موقع پر ہوا کہ کوئی کہہ نہین سکتا کہ اس آیت سے خدا کا مطلب وہ ہی جس سے ہمارے مخالفون کے کان شیطان نے بھرے ہین چنانچہ اوسکو ہم یاد دلاتے ہین اور لکھتے ہین کہ جب مکہ فتح ہوگیا اور تمام قبائل عرب مطیع سید المرسلین کے ہوگئے تو دو قبیلے محروم الاطاعت سے ہے ایک قبیلۂ ہوازن دوسرا قبیلۂ ثقیف مگر بعد جنگ حنین کے کچھ اونمین سے بھی مسلمان ہوئے مابقی بھاگ کر تین گروہ ہوئے ایک گروہ تو مالک بن عوف کے ساتھ ہوکر قلعۂ طائف مین چلا گیا اور دوسرا بطن نخلہ کو اور تیسرا اوطاس کو اس اوطاس والے گروہ کا لشکر اسلام نے تعاقب کرکے اونکو قتل کیا حضرت نے اوسدن اذن عام فرمایا تھا کہ جو مجاہد جسکو مار یگا اوسکا جو کچھ اسباب ہوگا اوسیکو ملیگا چنانچہ کچھ عورتین خاوند والی بھی اوسدن مسلمانون کو غنیمت مین ملین تھین مگر مسلمانونکو اونسے مباشرت کرنے مین پرہیز تھا اسلیے یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابو سعید خدری کی حدیث درین خصوص طرق متعددہ سے صحیح مسلم مین یون منقول ہی پہلا طریقہ تو یہ ہی کہ ابو علقمہ ہاشمی ابو سعید خدری سے باین الفاظ روایت کرتے ہین:

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ

ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن بھیجا ایک لشکر اوطاس کو وہ پا گئے دشمنون کو اور لڑے اونسے اور غالب ہوئے اون پر اور پائین اونھون نے لونڈیان پس گویا کہ بعضے صحابیون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیز کیا اون لونڈیون سے صحبت کرنے مین بوجہ موجود ہونے اونکے شوہران مشرک کے پس بھیجی اللہ صاحب نے اونکے معاملے مین یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم مطلب یہ کہ وہ عورتین اونکو حلال ہین جب عدت اونکی گذر جائے ✢

اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ انھین ابو علقمہ ہاشمی نے ابوسعید سے حدّث کر کے اس حدیث کو روایت کیا ہی مگر اوسمین یہ الفاظ اذا انقضت عدتھن نہین ہی اور تیسرا طریقہ یون ہی کہ شعبہ نے سعید کے متابع ہوکر اس حدیث کو روایت کیا ہی اور چوتھا طریقہ یہ ہی کہ ابو الخلیل نے بلا واسطہ ابی علقمہ کے ابوسعید سے اس حدیث کو روایت کیا ہی پانچوان طریقہ یہ ہی کہ سعید نے شعبہ کے متابع ہوکر روایت کی ہی اور سوا مسلم کے اور کتب صحاح مین بھی یہ حدیث مروی ہی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث کے تحت مین لکھا ہی مَعْنٰی تَحَرَّجُوْا خَافُوا الْحَرَجَ وَهُوَ الْاِثْمُ مِنْ غِشْيَانِهِنَّ اَيْ وَطْئِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ مُزَوَّجَاتٌ وَالْمُزَوَّجَةُ لَا تَحِلُّ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبَاحَتَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالْمُرَادُ بِالْمُحْصَنَاتِ هٰهُنَا الْمُزَوَّجَاتُ وَمَعْنَاهُ الْمُزَوَّجَاتُ حَرَامٌ عَلٰى غَيْرِ اَزْوَاجِهِنَّ اِلَّا مَا مَلَكْتُمْ بِالسَّبْيِ فَاِنَّهٗ يَنْفَسِخُ نِكَاحُ زَوْجِهَا الْكَافِرِ وَتَحِلُّ لَكُمْ اِذَا انْقَضٰى اسْتِبْرَاؤُهَا اِنْتَهٰى بِلَفْظِهٖ پس جیسا اس حدیث کی صحت مین کلام نہین ہوسکتا اوسیطرح اسمین بھی گفتگو نہین ہوسکتی کہ بعد فتح مکہ اور بعد نزول آیت من و فدا کے یہ آیت نازل ہوئی ہی اور اس سے

شوہر دار بندیونکا بطور ملک یمین تصرف مین مجاہدون کے آنا جائز سمجھا گیا ہی ؛

بنجریونکو اب یہ کہنا زیبا نہین ہی کہ اگر بات یون ہی تھی تو اساری قبیلۂ ہوازن کیون چھوڑ دیے گئے اسواسطے کہ اساری کا چھوڑنا اور لونڈی غلام بنانا یا قتل کرنا سب منحصر امام کی رائے پر ہی اور اونکے معاملے مین تو ایک وجہ خاص بھی تھی جسکا بیان آگے آویگا ؛

ازانجملہ آیت سیپارۂ بست و دوم حق سبحانہ تعالیٰ سورۂ احزاب مین فرماتا ہی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ؛

ترجمہ حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا ؛

اس آیت سے بھی رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اوپر کی آیت مین پیغمبر کی ازواج موجودہ جنکا مہر ادنھون نے دیدیا تھا اور اون لونڈیون کے سوا جو ملک یمین اونکے تصرف مین تھین اور رشتہ دار عورتین بھی حلال کردی تھین اوسکے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اون آزاد عورتونکے سوا جنکا مہر تمنے دیدیا ہی یا عوض اونکے کوئی اور عورت تمکو حلال نہین ہی مگر وہ عورتین جنکے مالک تمہارے ہاتھ آیندہ ہون یہی معنی اسکے بہت ٹھیک ہین اور اگر ما ملکت کے معنی یہ لیے جائین کہ مگر وہ عورتین جسکے مالک تمہارے ہاتھ ہو چکے ہین تو مطلب خبط و مضمون بے ربط ہوگا ؛

اور اسیطرح الا بمعنی او کے لینا اپنی کم استعدادی پر ہنسوانا اور قرآن مین تحریف کرنا ہی جیسا کہ رسالۂ ابطال غلامی مین معنی آیت کے گڑھے گئے ہین وہی ہذہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ ؛

ایسی بھونڈی تاویل بازیچۂ طفلان سے زیادہ رتبہ نہین رکھتی اگر کفر نہین تو قریب کفر ضرور ہی ؛

اسی بحث مین مصنف رسالہ مذکور نے بدلیل آیہ کریمہ یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی آتیت اجورھن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک الخ کے لکھا ہی کہ کثرت ازواج کی آنحضرت کے واسطے بحکم خدا نہ تھی بلکہ موافق دستور عرب کے تھی مگر ہم سمجھتے ہین کہ اوسکو جو بدگمانیان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہی کہ گویا ایک مدت تک آنحضرت برخلاف مرضی خدا معاشرت کرتے رہے حالانکہ جنکی آنکھین ضلالت تقلید ملحدون سے اندھی نہین ہوئین اونکے دیکھنے اور سمجھنے کو اسیقدر کافی ہی کہ جب مسلمانون کے واسطے تعداد ازواج کی محدود ہو گئی تھی تو پیغمبر اسلام بلا مرضی پروردگار سنہ ہجری تک کیونکر نکاح کرتے چلے گئے اور اگر چار عورتونکی قید بعد نزول اس آیت کے ہوئی ہی تو قبل اسکے کسی کسی مسلمان نے چار نکاح سے زیادہ بھی کیا ہوگا

ومن ادعی فعلیہ البیان ؎

ازانجملہ آیت سورہ نساء وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ أَخْدَانٍ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؎

ترجمہ اور جو کوئی نپاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتھ کا مال ہین آپسکی تمھاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہی تمھاری مسلمانی تم آپسمین ایک ہو سو اونکو نکاح کرو اونکے لوگون کے اذن سے اور دو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آئیان نہ مستی نکالتیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر پھر جب وہ قید مین آچکین تو اگر کرین بے حیائی کا کام تو ان پر بھی

آدھی وہ مار جو بیبیون پر مقرر ہی یہ اوسکے واسطے جو کوئی تم مین ڈرتے تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو

تو بہتر ہی تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✝

ازانجملہ آیت دیگر سورۂ نسا وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ

اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ✝

ترجمہ اور بندگی کرو اسکی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھ کسیکو اور مان باپ سے نیکی اور قرابت والے

اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایۂ قریب سے اور ہمسایۂ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے

اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے ✝

ازانجملہ آیت سورۂ مومنون وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ ✝

ترجمہ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو اونپر نہیں اولاہنا

پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوائے وہی ہین حد سے بڑھنے والے ✝

ازانجملہ آیت سورۂ نحل وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ

فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۚ ✝

ترجمہ اور اللہ نے بڑائی دی تم مین ایک کو ایک سے روزی کی جنکو بڑائی دی نہین پونہچاتے

اپنی روزی اونکو جو اونکے ہاتھ کا مال ہین کہ وہ سب اوسمین برابر ہین کیا اللہ کے فضل سے منکر ہین ✝

ازانجملہ آیت سورۂ نور وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ÷

ترجمہ اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا خاوند کے باپ یا اپنے
بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجون کے یا اپنے بھانجون کے یا اپنی
عورتون کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے ÷

ازانجملہ آیت دیگر سورۂ نور وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ÷

ترجمہ اور جو لوگ چاہین لکھا تمھارے ہاتھ کے مال مین تو اونکو لکھا دو اگر سمجھو اونمین کچھ نیکی
اور دو اونکو اللہ کے مال سے جو تمکو دیا ہی اور نہ زور کرو اپنی چھوکریون پر بدکاری کے واسطے اگر وہ
چاہین قید سے رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کرے تو اللہ اونکی
بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہی ÷

ازانجملہ آیت سورۂ روم ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ÷

ترجمہ بتائی تمکو ایک کہاوت تمھاری اندر سے تمھارے جو ہاتھ کے مال ہین اونمین ہین کوئی
ساجھی تمھارے ہماری دی روزی مین کہ تم سب اوسمین برابر ہو خطرہ رکھو اونکا جیسے خطرہ
رکھو اپنونکا یون کھولتے ہین ہم پتے اون لوگونکو جو بوجھتے ہین ÷

یہ آیتین اور انکے سوا اور بہت آیتین قرآن مجید مین ہین جسمین ملک یمین اور اوسکے احکام کا ذکر ہی اگر جناب باری کی خلاف مرضی یہ فعل ہوتا یا وہ اس فعل سے منع کرنے والا تھا تو اوسکے احکام کثرت سے اور اوسکی مثلین بیان نفرماتا بلکہ ایسے ناپاک و ناجائز و ناچیز و ناپائدار ملک کو ملک یمین بھی نہ کہتا اسواسطے کہ عرب لفظ یمین خاص استیلا اور غلبہ اور قوت اور کمال اور عمدہ اشیا اور پاکیزہ مقامات پر بولتے ہین اور ما ملکت کی لفظ جسکے معنی بموجب قواعد نحو مضارع کے بالاتفاق ہین اور اوس سے رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی استعمال نکرتا ؛

فصل ہمنے آغاز اس سالے مین منجملہ قواعد معاشرت و دادرسانی سلطنت آسمانی کے اونیس قاعدے بیان کیے ہین اوسمین اکثر بلکہ کل ایسے ہین جنکے ثبوت کی حاجت نہین ہی جو مسلمان ہین اور اونکو صدق ارادت مسلمانون سے ہی یا جنھون نے قرآن و حدیث سمجھکر پڑھا ہی و کتب سیر و آثار صحابہ و خلفاے راشدین مہدیین کی بلا تعصب مطالعہ کی ہین وہ تصدیق کرینگے کہ وہ سب باتین مسلمانون کی ہین مسلمان اگر اوسپر عمل کرتے ہین تو وہی تمام روے زمین کے باشندون سے افضل و اعلی و تربیت یافتہ و مہذب ہین اور جو اوسمین اپنی راے ملحدانہ اور غیر قوم کی تعلیم شامل کرتے ہین وہی بدترین مخلوق اور ناشایستہ و غیر مہذب ہین نہ اونکا ایمان درست اور نہ اونکو اسلام سے علاقہ کما قال اللہ تعالی و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ مگر قاعدۂ چہارم کے دلائل ثبوت مصلحۃً اس مقام پر ہم لکھتے ہین و باللہ التوفیق ؛

قاعدۂ چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزاے موت دینا یا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلاے وطن کرنا یا اونکو فدیہ لیکر چھوڑ دینا ؛

اس قاعدے مین باغیون کے واسطے چھ حکم بیان کیے گئے ہین اول اونسے لڑنا دوم بعد

گرفتاری اونکو سزاے موت دینا سوم اسیر رکھنا اوراونکا مال واسباب ضبط کرنا چہارم جلاے وطن کرنا پنجم اونکو بیچ کرنا ششم اونکو چھوڑ دینا +

امر اول کا ثبوت آیات ذیل مین سیپارۂ دوم سورۂ بقر آیۂ کریمہ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ ترجمہ اور لڑو اونسے جب تک نہ باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی نہین مگر بے انصافون پر +

یعنی بعد موقوف ہونے لڑائی اور ہو جانے بند و بست کے پھر اگر وہ لوگ کچھ فساد کیا چاہین تو اونکو مارنا چاہیے فقط +

ایضًا وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والون کو +

یعنی جو لوگ نہ لڑین اونکو نہ مارو خواہ وہ بوڑھے ہون یا لڑکے یا عورت یا اور کوئی +

ایضًا وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ +

ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اور جان لو کہ اللہ سنتا ہی جانتا +

سیپارۂ پنجم سورۂ نساء فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

نَصِيرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

ترجمہ سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاے یا غالب ہوئے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب اور تمکو کیا ہی کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہی ۝

سیپارہ نہم سورہ انفال وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

ترجمہ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ اونکے کام دیکھتا ہی ۝

سیپارہ دہم سورہ انفال يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۝

ترجمہ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا ۝

سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا
اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین
جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر رہون ÷

اس آیت مین اللہ صاحب نے کتابیون پر اس سبب سے بھی غصہ فرمایا ہی کہ وہ حرام کو حرام
نہین جانتے یعنی سور و شراب و ربا و منخنقہ وغیرہ کو شیر مادر سمجھتے ہین ÷

پس اون مسلمانون کا حال کہان تک ابتر ہوگا جو اونھین کتابیون کی سیر پر پس خوردہ اونکی
گردن مروڑی مرغی خود بلا وسواس نوش جان فرما کر دوسرونکو رغبت دلاتے ہین صدق اللہ
ورسوله والذين كفروا يتمتعون ويأكلون كما تأكل الانعام والنار مثوى لهم ÷

سیپارہ یازدہم سورہ توبہ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ
فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ÷

ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہی لڑتے
ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمے پر سچا توریت اور انجیل
اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے
کی ہی اوس سے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی ÷

ایضا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ
غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ÷

ترجمہ اے ایمان والو لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافرون سے اور چاہیے اوپر معلوم ہو تمھارے

بیچ مین سختی اور جانو کہ اللہ ساتھ ہی ڈروالون کے ‡

امر دوم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر قال اللہ تبارک وتعالی وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقَاتِلُوْکُمْ فِیْہِ فَاِنْ قَاتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ‡

ترجمہ لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والونکو اور مارو اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکالدو اونکو جہانسے اونھون نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی اور نہ لڑو اونسے مسجد حرام پاس جب تک وہ نہ لڑین تمسے اوس جگہہ پر اگر وہ لڑین تو اونکو مارو یہی سزا ہی منکرون کی ‡

اس آیت مین لڑنے والون کے قتل کا ذکر ہی خواہ وہ حرم کے اندر لڑین یا باہر اور نہ لڑنے والو نکے قتل کی صرف ممانعت ہی نہین ہی بلکہ خفگی بھی اللہ کی جملہ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ) سے پائی جاتی ہی پس ثقفتموھم کے معنی الوجود علی وجہ الاخذ والغلبۃ کے جو تفسیر مدارک مین لکھے ہین نہایت صحیح ہین بیشک وہ نہین لوگونکا قتل جملہ (واقتلوھم حیث ثقفتموھم) سے مقصود ہی جو لڑنے والے پکڑا وین نہ دیگر اشخاص وہذا ہو المطلوب ‡

سیپارہ پنجم سورہ نسا سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْکُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَھُمْ کُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَی الْفِتْنَۃِ اُرْکِسُوْا فِیْھَا فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْکُمْ وَیُلْقُوْٓا اِلَیْکُمُ السَّلَمَ وَیَکُفُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاُولٰٓئِکُمْ جَعَلْنَا لَکُمْ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ‡

ترجمہ اب تم دیکھوگے ایک اور لوگ چاہتے ہین کہ امن مین ہین تمسے بھی اور اپنی قوم سے بھی جبن بار بلائے جلتے ہین فساد کرنے کو اولٹ جاتے ہین اوس ہنگامے مین پھر اگر تمسے کنارہ نہ پکڑین اور صلح نہ لاوین اور اپنے ہاتھ نہ روکین تو اونکو پکڑو اور مارو جہان پکڑ پاؤ اور ان پر ہمنے بتلادی تمکو سند صریح +

اس آیت مین بھی وہی لفظ ثقفتموہم کی ہی جسکے معنی ہم اوپر بیان کرچکے ہین +

ایضًا وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ +

ترجمہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہو جیسے وہ ہوے پھر سب برابر ہو جاو سو تم اونمین کسیکو نہ پکڑو رفیق جب تک وطن چھوڑ آوین اللہ کی راہ مین پھر اگر قبول نہ رکھین تو اونکو پکڑو و مارو جہان پاؤ اور نہ ٹھہراؤ کسیکو رفیق و نہ مددگار +

اس آیت مین اگرچہ لفظ وجدتموہم کا ہی مگر مطلب وہی ہی جو ثقفتموہم سے نکلتا ہی +

سیپارہ دہم سورہ انفال الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ +

ترجمہ جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر کبھی تو پکڑ پاوے اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین یہ مسلم الثبوت ہی کہ یہ آیت یہود بنی قریظہ کے حق مین نازل ہوئی ہی اور بعد اسیر ہو لینے کے اونکی گردنین ماری گئین ہین اور بقیۃ السیف لونڈی و غلام بنائے گئے اور بعضے چھوڑ دیے گئے

اگر یہ آیت قبل وقوع اوس واقعے کے نازل ہو چکی تھی یا بین معرکہ کے ہین نازل ہوئی اور اوسکا مطلب فقط تتر بتر کر دینے سے تھا تو پنچایت سعد ابن معاذ کی خلاف حکم خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قبول کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی اور ایک جماعت کثیر کا بعد گرفتاری قتل کرنا فقط ایسے شخص کی رائے سے جو معصوم نہ تھا نامناسب تھا گو وہ اسیران اونکے حکم سے راضی بھی کیون نہون عقل قبول نہین کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس امر کو جائز رکھتے اسواسطے کہ جنگ بدر کے قیدیون کو حسب رائے بعض اصحاب کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اوسپر کیا کچھ خفگی خدا کی ہوئی تھی کیا پھر وہ خلاف مرضی خدا کے کوئی کام کرتے ہرگز ہرگز نہین اور اگر یہ آیت بعد واقعۂ بنو قریظہ اور اوس ماجرے کے جو اونکے ساتھ ہوا نازل ہوئی ہو تو شرد کا لفظ جو صیغۂ امر ہی اوسکی تعمیل کا حکم واقعۂ گذشتہ کی نسبت یعنی چہ +

اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مطلب اس آیت کا جیسا تفسیر کشاف و تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی وہی ٹھیک ہی اور سعد ابن معاذ کی پنچایت بوجہ موافقت اوس حکم الہامی کے ماننا مطابق واقعہ کے ہی پس وہ روایت صحیح بخاری کی جسمین لکھا ہی لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ بہ نسبت اوس روایت کے جسمین بحکم الملک بکسر لام یا ملک بفتح لام لکھا ہی زیادہ صحیح ہی +

تفسیر کشاف فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ فَفَرِّقْ عَنْ مُحَارَبَتِكَ وَمُنَاصَبَتِكَ بِقَتْلِهِمْ شَرَّ قِتْلَةٍ وَالنِّكَايَةِ فِيهِمْ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ حَتّٰى لَا يَجْسُرَ عَلَيْكَ اَحَدٌ بَعْدَهُمْ اِعْتِبَارًا بِهِمْ وَاتِّعَاظًا بِحَالِهِمْ +

ترجمہ فشرد بہم من خلفہم کے معنی یہ ہین کہ لڑنے سے اور دشمنی آشکارا کرنے سے ساتھ قتل کرنے کے بری طرح قتل سے اور اونمین قتل اور حرج ڈالنے سے باقی کافرون کو جو اوسکے سوا ہین پراگندہ کرو تا اوسکے بعد پھر کوئی اونکا حال دیکھکر جرأت نہ کر سکے اور اونکے حال سے نصیحت پکڑے +

تفسیر معالم التنزیل فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَكِّلْ بِهِمْ مَنْ وَرَائَهُمْ
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنْذِرْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ وَاَصْلُ التَّشْرِيدِ التَّفْرِيقُ وَالتَّبْدِيدُ
مَعْنَاهُ فَرِّقْ بِهِمْ جَمْعَ كُلِّ نَاقِضٍ لِلْعَهْدِ اَيْ اِفْعَلْ بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ نَقَضُوا عَهْدَكَ
وَجَاؤُا لِحَرْبِكَ فِعْلًا مِنَ الْقَتْلِ وَالتَّنْكِيلِ يَتَفَرَّقُ مِنْكَ وَيَخَافُكَ مَنْ
خَلْفَهُمْ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ ✢

ترجمہ ابن عباس نے کہا ہی کہ عہد توڑنے والون کے بعد جو لوگ ہین اونکی عبرت گرداندی ساتھہ
اونکے اور سعید بن جبیر کا قول ہی کہ جن لوگون نے ابھی عہد نہین توڑا اونکو ڈرادے ساتھہ اونکے تشرید کے
معنی اصل مین متفرق کردینے اور دھمکانے کے ہین پس معنی یہ ہوے کہ تمام لوگونکو جو عہد توڑنے کا
خیال رکھتے ہین متفرق کردے اور جن لوگون نے عہد توڑا اور لڑنے کو آئے ہین اونکے ساتھہ اسطرح
قتل کرنا اور عقوبت دینا کہ جو لوگ عہد توڑتے ہین اونکے پیچھے ہین یعنی اہل مکہ و یمن وہ بھی پریشان
ہو جائین اور ڈر جائین ✢

بعضے خیال کرتے ہین کہ اس آیت سے کوئی صاف حکم قیدیون کے قتل کا نہین نکلتا بلکہ جو کافر
عہد شکنی کرکے لڑنے کو آمادہ ہوئے اونکے ساتھہ اسطرح پیش آنے کو فرمایا جس سے اورونکو عبرت ہو
تو یہ اونکی خوش فہمی ہی اسواسطے کہ عہد توڑکر جو لڑنے کو آمادہ ہوئے اور پکڑے گئے اونکے قتل اور
عقوبت کرنے کا حکم تو اس آیت مین ہی جو ہم لکھہ چکے اور عہد توڑکر لڑنے والون کے حق مین
ایک اور آیت اوسی سیپارہ اور سورۂ توبہ مین ہی وہی ہذہ وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ
لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ
الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَؤُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۞ +

ترجمہ اور اگر توڑین اپنی قسمین عہد کیے پیچھے اور عیب لگاوین تمہارے دین مین تو لڑو کفر کے سرداروں سے اونکی قسمین کچھہ نہین شاید وہ باز آوین کیون نہ لڑو ایسے لوگون سے کہ توڑین اپنی قسمین اور فکر مین ہین کہ رسول کو نکال دین اور اونھون نے پہلے چھیڑ کی تمسے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے تمکو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمھارے ہاتھون اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے اور نکالے اونکے دل کی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہیگا اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا +

پس اگر دونون آیتونکا ایک ہی مطلب تھا تو مکرر بیان کی کوئی وجہ نہین تھی +

یہانتک تو ثبوت آیات قرآن سے لکھا گیا اب حدیث بخاری کی سُنیئے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَىٰ بَنِي خُزَيْمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلَ يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَىٰ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّىٰ قَدِمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ +

ترجمہ روایت کی ابن عمر نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد ابن ولید کو طرف بنی خزیمہ کے

پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ اسلام لائے ہم اور کہنا شروع کیا کہ بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے ہم پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اور قید کرنا اور دے دیا ہر شخص کو ہم مین سے اوسکا قیدی یہانتک کہ گذرا ایکدن حکم دیا خالد نے کہ قتل کرے ہم مین سے ہر شخص اپنے قیدی کو پس کہا مینے بخدا نہ قتل کرونگا مین اپنے قیدی کو اور نہ قتل کریگا کوئی میرے ساتھیون سے اپنے قیدی کو تا اینکہ آئے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اوسکو پس اوٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور فرمایا دو مرتبہ یا الٰہی مین ظاہر کرتا ہون بیزاری طرف تیرے اوس امر سے کہ کیا خالد نے روایت کی اسکی بخاری نے +

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد گرفتاری قتل قیدیونکا فتح مکے کے بعد بہی جاری تھا مگر رسالۂ ابطال غلامی مین لکھا ہی کہ یہ خالد کا قصور ہی جو اونھون نے قیدیون کے قتل کا حکم دیا اور بہتیرے اصحاب جو اوس لشکر مین تھے اونھون نے قتل کرنے قیدیون سے انکار کیا اونکو اسکی ممانعت معلوم تھی اور پھر یہ لطیفہ لکھا ہی کہ خالد اونکے مقصد کو صبانا کی لفظ سے نہ سمجھے اب ہم پوچھتے ہین کہ وہ تو صبانا کی لفظ سے نے دینی سمجھے تھے آپ کیا سمجھے اگر بے دینی آپ بھی سمجھے تو خالد کا کیا قصور ہی اور اگر اسلام سمجھے [اور بیشک بھی سمجھے] تو اونکا مسلمان ہونا یقینی تھا پھر اور صحابیو نکا قتل نکرنا برعایت آیۂ من و فدا کے کس وجہ سے آپ بیان کرتے ہین یہ آپ کی نے دینی و کج بحثی اور آپ کا قصور ہی یا نہین حقیقت یہ ہی کہ جب بنی خزیمہ مین قتل و اسر ہونے لگا تو اوس گھبراہٹ مین کسی نے اونکا کہنا سنا کسی نے نہ سنا جب وہ لوگ گرفتار ہوکر ایکدن رہے تب ٹھیک ٹھیک معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہین اوسوقت سبھون نے بحکم لا طاعة فی معصیة اونکے قتل سے انکار کیا کچھ انکار کرنے کی وجہ آیت من و فدا نہ تھی افسوس کہ مولوی عبد اللہ خان خالد بن ولید کے پوتے[۱] دنیا مین نرہے ورنہ وہ تھے کہ سید احمد خان کی اس خود رائی کی داد اونکے گلوے مبارک پر

[۱] افغان اپنی نسل خالد بن ولید سے ملاتے ہین واللہ اعلم

جسمین شاید تمام اس قسم کی روشن رائین بھری ہوئی ہین کمال نیازمندی سے بوسہ دینے ✦

امر سوم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قال اللہ تبارک وتعالی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ✦

ترجمہ پھر جب گذر جائین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکونکو جہان پاؤ اور پکڑو اور گھیر و اور بیٹھو ہر جگہہ اونکی تاک پر ✦

اس آیت مین قتل مشرکونکا جہان ملین اور استرقاق اونکا اور گھیرنا اونکا جدا جدا ندکور ہی خذوہم کا لفظ دلالت اونکے استرقاق پر کرتا ہی جیسا کہ واحصروہم سے گھیرنا اونکا پایا جاتا ہی خذوہم کی تفسیر وأسروہم سے کی گئی ہی جیسا کہ واحصروہم کی واحبسوہم سے چنانچہ تفسیر بیضاوی سے ہم لکھتے ہین وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَالْاَخِيْذُ الْاَسِيْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاحْبِسُوْهُمْ وَحِيْلُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ كُلَّ مَمَرٍّ لِئَلَّا يَتَبَسَّطُوْا فِي الْبِلَادِ ✦

تفسیر مدارک وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَالْاَخْذُ الْاِسْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ قَيِّدُوْهُمْ وَامْنَعُوْهُمْ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي الْبِلَادِ ✦

ترجمہ خذوہم کا لفظ جو اس ایت مین ہی اوسکے معنی اسروہم کے ہین یعنی انکو بردہ کرلو اسلیے کہ اخیذ کے معنی پکڑے ہوئے کے ہین اور واحصروہم کے معنی یہ ہین کہ اونکو قید رکھو اور کافرو اور مکہ معظمہ کے درمیان مین روکاؤ ہو جاوے واقعدوالہم کل مرصد کے یہ معنی ہین کہ اونکے رستے روک لو تاکہ وہ ملک مین پھیل نہ سکین ✦

تفسیر معالم التنزیل وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ اي احْبِسُوْهُمْ قَالَ

ابن عباس یرید ان تحصنوا فاحصروهم ای امنعوهم من الخروج ؛

تفسیر احمدی معنی الآیات اذا انسلخ الاشهر الحرم التی ابیح فیها للناکسین ان یسیحوا فاقتلوا المشرکین الذین یعصوکم وظاهروا علیکم حیث وجدتموهم من حل او حرم وخذوهم ای اسروهم واحصروهم ای قیدوهم و وامنعوهم من التصرف فی البلاد واقعدوا لهم کل مرصد ای کل ممر مجتاز ترصدونهم ؛

ترجمہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جب وہ مہینے جنمین لڑائی منع ہی اور جسمین عہد توڑنے والونکو پھرنا منع نہین ہی گذر جائین تو اون مشرکونکو جنھون نے تمھاری تقصیر کی ہی اور تمپر غلبہ کیا ہی قتل کرو جہان اونکو پاؤ حرم کے باہر یا حرم کے اندر اور اونکو بردہ کر لو اور اونکو قید کرو اور شہرون پر تصرف نکرنے دو اور ہر جگہہ اونکی گھات مین بیٹھو جس رستے وہ جایا چاہین ؛

ان تفسیرون سے خذوہم اور واحصروہم کا فرق باعتبار لغت کے ظاہر ہو گیا اور لغت مین اسیر بمعنی بردہ کے بھی آئے ہین اور قرآن شریف کی اور آیتون سے پایا جاتا ہی کہ اخیذ کے معنی بھی بردے کے لیے گئے ہین چنانچہ سیپارہ سیزدہم سورہ یوسف مین حق سبحانہ تعالی بذیل قصہ برادر یوسف علیہ السلام کے فرماتا ہی قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین ترجمہ پھر کیا سزا ہی اوسکی اگر تم جھوٹے ہو یعنی اگر تمھین نے چورایا ہو تو کیا تمھاری سزا ہو قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فھو جزاؤہ کذلک نجزی الظلمین ترجمہ کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پائی وہی جاوے اوسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو یعنی چور کو کچھ میعاد تک غلام کر لیتے ہین فبدأ باوعیتہم قبل وعاء اخیہ پھر شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیان دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے ثم استخرجہا من وعاء اخیہ

تب پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی کَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ یون داؤن بتلایا ہمنے یوسف کو مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو قانون انصاف مین اوس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ہم درجہ بلند کرتے ہین جسکو چاہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ اور ہر خبر والے سے اوپر ہی ایک خبردار +

پھر اوسکے بعد حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ کہنے لگے ای عزیز اسکا باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھہ لے ایک ہمسے اوسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنے والا قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جسکے پاس پائین اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے + پس جب خذ وہم کے بعد واحصر وہم آگیا جسکے ٹھیک معنی وا حبسو ہم کے ہین تو خذ وہم سے استرقاق ہی سمجھا جائیگا نہ کچھہ اور کیونکہ ایک آیت سے دوسری آیت کی تفسیر بہت ٹھیک بسند سچا ہیکا ہی ہر گاہ آیہ پارہ پنجم سورۂ نساء والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم الخ وسیپارہ بست و دوم سورۂ احزاب لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبک حسنهن الا ما ملکت یمینک الخ جسکا بیان ہو چکا اور نیز اس آیت سے رقیت مستقبلہ و استرقاق ثابت ہوا تو اب دیکھنا چاہیے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد کرامت مہد مین بھی اسکا عمل درآمد تھا یا نہین ہمارے علما کہتے ہین کہ ضرور تھا چنانچہ دو چار واقعے اوس زمانے کے بطور مشتے نمونہ از خروارے اس مقام پر نقل کیے جاتے ہین +

اول منجملہ اسبایا بنو قریظہ کے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خود تصرف میں

بطور ملک یمین رہین بعضے جاہل شبہہ کرتے ہین کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اپنے
تصرف مین لاہی چکے تھے تو اونسے پیغام نکاح کرنے اور اونکے انکار کرنے کی کچھہ وجہ معقول نہ تھی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے اونپر کچھہ تصرف نہین کیا یہ فقط مورخین کی بدگمانی ہی یہ
شبہہ بالکل واہیات ہی اسواسطے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحسب عادت واخلاق
اپنے اونکی شرافت اور خوبصورتی پر نظر کرکے اونکی عزت ووقار کے واسطے منظور تھا کہ اونسے
نکاح کیا جاے لیکن اونھون نے خود منظور نہین کیا اور حرم رہنا پسند کیا اگر اس بات کو کوئی
غیر واقعہ سمجھے تو اوسپر فرض ہی کہ اونکا نکاح کسی اور سے ثابت کرے جوان عورت کا تمام عمر
بے نکاح پیغمبر کے گھر مین رہنا ایک ایسا امر ہی جسکو عقل تجویز نہین کرتی کیونکہ یہ فعل خلاف مرضی
خالق کے تھا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
دوم سبایا جنگ حنین کے جو قریب چھہ ہزار کے تھے قصہ اونکا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے اور فتح نصیب اولیاے دولت کے ہوئی تو بہت مال مسلمانون کے
ہاتھہ لگا اور ہزارون زن وبچہ گرفتار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کو بمقام
جعرانہ مین سپردگی مسعود ابن عمر الغفاری کے بھیجدیا اس غرض سے کہ آپ جب تک طائف سے
لوٹ نہ آوین وہ وہین رہین پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے تشریف لائے
تو تمام اموال وسبایا کو مسلمانون پر تقسیم کردیا بعد اوسکے چند لوگ قبیلہ ہوازن سے آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکی گفتگو کا حال بخاری نے یون لکھا ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ انْتَظَرَهُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى
الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ
قَدْ جَاؤُا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى
نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا
ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ
مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ
اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ
سَبْيِ هَوَازِنَ ؛

ترجمہ جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہوکر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا
کہ اونکا مال اور اونکے قیدی اونکو پھیر دیے جائین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کھڑے ہوئے
اور اونسے فرمایا کہ میرے ساتھ جو لوگ ہین تم دیکھتے ہو اور ٹھیک بات کہنا مجھے پسند ہے تم
دونون مین سے ایک چیز اختیار کر لو یا تو قیدی سے لو یا مال ہی سے لو اور بیشک مینے تاخیر کی تھی
تمھارے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انتظار کیا تھا اونکا کچھہ کم دس رات تک

جب لوٹے تھے طائف سے غرض جب اون لوگون کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دونون چیزین نہین پھیر ینگے مگر اونمین سے ایک پھیر ینگے تو اونھون نے کہا کہ ہم قیدیون کو
چاہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون مین کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف کی
جسکا وہ مستحق ہی پھر بعد اوسکے فرمایا کہ یہ تمھارے بھائی توبہ کر کے آئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اونکے قیدی اونکو پھیر دون پس جس کسیکو یہ بات اچھی لگے وہ کرے اور جو شخص چاہے کہ
اپنا حصہ نچھوڑے تو وہ ویسا ہی کرے یہان تک کہ دیا جائیگا اوسکا حق اون قیدیون سے
جو سب سے اول خدا ہمکو دیگا لوگون نے کہا کہ ہم پسند کرتے ہین اس بات کو یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کس نے تم مین اس بات کی اجازت دی اور کس نے نہین تم جاؤ تا کہ تمھارے
چودھری آکر کہین سب لوگ گئے اور اپنے اپنے سرگروہون سے کہا پھر وہ لوگ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور اطلاع کی کہ سب لوگ پسند کرتے ہین اور اجازت دیتے
ہین اس امر کی جسکی اطلاع ہمکو ہوئی ہوازن کی سبایا کے باب مین اور اسی قصے کو جمال الدین محدث نے
کتاب روضۃ الاحباب مین یون نقل کیا ہی وَ در اخبار صحیحہ بہ ثبوت پیوستہ کہ در منزل جعرانہ چہار دہ کس
بروایتی بست وچہار کس از ہوازن آمدند مسلمان بنزد آنحضرت وخبر دادند اسلام سایر قوم خویش
را نفر از اشراف آن قبیلہ در ان میان بودند از انجملہ ابو یرقان عم رضاعی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیشوای ایشان ابو صرد زہیر ابن صرد سعدی بود بمجلس آن سرور در آمدند وگفتند یا
رسول اللہ از کرامت امید آنداریم کہ اموال وسبایای ما را بما باز گردانی چہ در میان سبایا عمات
وخالات رضاعی وحواضن تواند کہ کفالت ونگہداشت تو نمودہ اند واگر ما کفالت وحضانت
حارث ابن ابی شمر غسانی ونعمان ابن المنذر کردہ بودمی وایشان را بہ نسبت ما اینحال بودی کہ ترا
اکنون نسبت بما واقعہ است ہر آئنہ کہ امید بعاطفت ومرحمت ایشان بیداشتیم وحال آنکہ تو

بهترین مکفولان چشم آن داریم که مارا بمال و زن و فرزند ما بنوازی و چاره کار ما بسازی شعر تو
شاه کریمی من افتاده بدر دم + امید کاز لطف تو عجب ودم نگردم هوگویند بهرابن صرد از بابلیات گفته
که بعض ازان ابیت **اشعار** اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَرَمٍ + فَاِنَّكَ
الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَنْتَظِرُ + اُمْنُنْ عَلٰى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ + مُشَتَّتٌ شَمْلُهَا
فِيْ دَهْرِهَا غِيَرُ + اُمْنُنْ عَلٰى نِسْوَةٍ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا + اِذْ فُوْكَ تَمْلُؤُهُ مِنْ
مَحْضِهَا الدُّرَرُ + سید عالم صلی الله علیه وآله وسلم فرمود که من تاخیر قسمت شما کردم نسبت شما و
چشم آن میداشتم که شما بیاید و درین باب سخن گوئید و شما دیر کردید اکنون با من جماعتی مردم اند که می بینید
دوست ترین سخن نزد من راست ترین آنست پس اختیار کنید یکی از دو چیز یا اموال یا اسیران را
هرکدام که دوست تر میدارید ایشان گفتند یا رسول الله حسب مال مخیر ساختی و حسب نزد ما بهتر است
از مال و ما برای گوسپند و شتر سخن نکنیم و زن و فرزند بگذاریم اختیار سبایا کردیم حضرت فرمود آنچه
نصیب بنی هاشم و برادران بنی عبد المطلب ست بشما گذاشتیم و برای شما از مردمان بدر خواهم که
از سر حصص و انصبای خویش بگذرند چون نماز پیشین بگذارم برخیزید و بگوئید یا رسول الله خدا را
نزد مسلمانان وسیله و شفیع می سازیم که زنان و فرزندان ما را بما باز دهند بعد ازان برای شما از مسلمانان
درخواست کنم ایشان بموجب فرموده عمل نمودند حضرت در مجمع اصحاب برخاست و ثنای حق تعالی چنانکه
لائق او بود بتقدیم رسانید انگاه فرمود بدرستیکه برادران شما نزد ما آمده اند تائب و مسلمان و رای من
بران قرار یافته که سبی ایشان را باز دهیم پس هرکس که دوست میدارد و بطیب نفس خود اینمعنی باید که
چنین کند و هرکس که دوست میدارد که بر خط نصیب خود باشد تا ما عوض آنرا بدو دهیم از اول فی که
حق تعالی بما دهد باید که چنان کند مردمان گفتند یا رسول الله همه اینمعنی را بطیب نفس خود قبول کردیم
بی عوضی فرمود من راضی از غیر راضی نمیدانم یعنی شاید که بعضی راضی نباشند شما بروید تا عرفای

شما بہ آیند و با ما در ینباب سخن گویند مردمان باز گشتند و عرفای هر قومی با ایشان ازان باب سخن گفتند یعنی
انگاه بنزد حضرت آمدند و خبردار گردانیدند ویرا از آنکه همه مردم راضی اند و بطیب نفس خود قبول این
نمودند و در روایتی آنکه او سر ور در مجمع فرمود انچه حصهٔ من و بنی هاشم ست بایشان باز دادم مهاجرین
برخاستند و گفتند انچه حصهٔ ماست از آن رسول ست صلی الله علیه وآله وسلم وانصار نیز مثل این
گفتند اقرع ابن حابس تمیمی برخاست و گفت من و بنو تمیم باین راضی نیستیم و عیینة بن حصن فرازی
گفت من و فرازه باین راضی نیستیم و عباس بن مرداس گفت من و بنو سلیم باین راضی نیستیم بنو سلیم
گفتند انچه نصیب ماست از آن رسول ست بهر جا که خاطر مبارکش خواهد بدهد حضرت فرمود هر کہ راضی
نیست من ویرا بازای هر انسانی از سبی کہ نصیب اوست شش شتر بدهم از اول فئی کہ حق تعالی
بما ارزانی دارد پس تمام سبی هوازن را بایشان باز دادند انتهی بلفظه ؛
مسلمان یہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کم دس رات تک انتظار کرنا سرداران قبیلۂ
ہوازن کا اور وقت درخواست رد اموال و سبایا کے یہ عذر پیش کرنا کہ میرے ساتھیونکو تم دیکھتے ہو
[یعنی بعد تقسیم بغیر رضامندی اونکی مین فقط اپنے اختیار سے کچھ نہین کر سکتا] پھر اونسے یہ
کہنا کہ تم دو چیز سے ایک اختیار کر و یا لڑکے بالے لیلو یا مال ہی لو اور اونکا یہ سمجھنا کہ حضرت دونون
چیزین واپس نکرینگے مگر کوئی ایک پھر سبی کا اختیار کرنا اور اونکے واسطے حضرت کا اپنے ساتھیونسے
سفارش کرنا اور یہ فرمانا کہ مین چاہتا ہون کہ اونکے لڑکے بالے واپس کر دون پس جو شخص اسکو
منظور کرے بہتر ہی اور جو مفت نہ واپس کرنا چاہے اوسکو ہم جب کبھی حق سبحانہ تعالی ہمکو
کچھ دیگا معاوضہ دینگے پھر منظور کرنا ساتھیونکا اور اونکے سر گروہونکا یہ بیان کرنا کہ سبایا ہوازن
کے رد کرنے کی سب لوگ اجازت بخوشی دیتے ہین ؛
یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ حضرت نے سبایا و اموال کو لشکریون پر تقسیم کر دیا تھا اور

اور جبس ایک روایت مین صاف صاف یہ آیا ہی کہ حضرت نے اپنا اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا حصہ بخش دیا اوس سے تو تقسیم ہونے مین کچھ شبہہ باقی رہتا ہی نہیں ہی +

پس غور کا مقام ہی کہ اگر لونڈی غلام بنانا آیت من و فدا سے جائز ہی نرہا تھا تو تقسیم کرنا آنحضرت کا کس راہ سے تھا +

اور جو باد ۂ خودرائی سے مخمور و نشۂ شراب خودپسندی سے چور ہی اوسکے بیہودہ خیالات و ہزیانات کا یہ مفہوم ہی کہ یہ ساری گفت و شنید قبیلۂ ہوازن کی محض اسواسطے تھی کہ قیدی احسانا چھوڑ دیے جائین فدیہ اونسے نلیا جاے مگر یہ بالکل حق پوشی و سراسر تعصب اوسکا ہی + ہم پوچھتے ہین کہ اوسنے یہ بات کہان سے پیدا کی اور حدیث بخاری کی کس لفظ سے اوسنے ایسا استنباط کیا اور انتظار کرنا آنحضرت کا کچھ کم دس رات تک کس وجہ سے تھا اور بالفرض اگر یہ بھی بات تھی تو اونکو کیا اتنی سمجھ نہ تھی کہ اگر وہ واپسی مال و دولت کی تمنا کرتے تو مال بھی ملتا اور لڑکے بالے بھی اسواسطے کہ لڑکے بالے تو بقول سید احمد خان کے قید رہ ہی نہ سکتے تھے اگر فدیہ ندیتے تو احسانا چھوٹ جاتے +

سوم سارے بنی تمیم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین لونڈی غلام بنائے گئے منجملہ اونکے ایک لونڈی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین تھی حضرت نے اوسکو بوجہ ہونے اولاد اسمعیل کے آزاد کرادیا اور بعض روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردے کا آزاد کرنا تھا تو جب بنو تمیم کے سبایا آئے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ انمین سے آزاد کردو ان دونون روایتون مین جو لفظ سبی و عتق کی ہی عام معنی اوسکے ظاہر ہین اگر کوئی خاص معنی استعمال کرنا چاہے تو اوسکی وجہ بتلانا اوسکے ذمے ہی اور دونون روایتین یہ ہین — بخاری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيْهِمْ مِنْهُمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِيْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ مین ہمیشہ بنی تمیم کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ اونکی نسبت تین باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین آپ اونکے حق مین فرماتے تھے کہ میری تمام امت سے زیادہ سخت ہونگے دجال پر اور اونھین لوگون مین ایک عورت عایشہ کی لونڈی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو آزاد کردو کہ وہ اسمٰعیل کی اولاد مین سے ہی اور اونکے پاس سے جب صدقات آئے تو آپ نے فرمایا یہ ایک قوم کے صدقات ہین یا فرمایا کہ میری قوم کے صدقات ہین کشف الغمہ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ فَجَاءَ سَبْيٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا جب بنی تمیم کے لونڈی غلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے آزاد کردے ❊

چہارم اسارے بنی فزارہ ان قیدیونکا لونڈی غلام ہونا خود سید احمد خان رسالۂ ابطال غلامی مین قبول کرتے ہین لہذا اس باب مین ہمکو کچھ اور لکھنے کی حاجت نہین ہی قصہ اوسکا جسکو دیکھنا ہو صحیح مسلم مین دیکھ لے ❊

ہمنے قاعدۂ چہارم مین باغیون کی سزا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا لکھا ہی سو جزو اول کا ثبوت ہم دے چکے ہین فقط اسقدر باقی ہی کہ اسیر رکھنے کی تعبیر ہمنے لونڈی غلام بنانے سے کس وجہ سے کی اور جزو دوم کا ابھی ثبوت دینا باقی ہی اسلیے اب ہم دونون باتونکا ثبوت پیش کرتے ہین اول جاننا چاہیے کہ فی اور غنیمت کے معنی اصطلاحی اور اونمین فرق کیا ہی

غنیمت

واضح ہے کہ غنیمت اوسکو کہتے ہین جو دین کی لڑائی مین کافرون سے ہاتھ لگے پھر اگر اوسکو مسلمانون نے امیر کے پاس جمع کر دیا اور بحسب صوابدید امیر کے اوسمین حصہ لگایا گیا تو اوسکو

فی

اسوقت کی بول چال مین ضبطی کہین گے اور فی اوسکو کہتے ہین کہ بعد لشکر کشی مسلمانون کے کافرون سے بلا لڑائی کچھ حاصل ہو یا کافر بلا لشکر کشی مسلمانون کو دب کر خود نذر کرین پس اللہ صاحب نے غنیمت اور فی دونون مسلمانون کو حلال کر دیا ہی چنانچہ ارشاد فرمایا ہی سیپارہ دہم سورۂ انفال

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے

ایضا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین پانچوان حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اوس چیز پر جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا جس دن بھڑین دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہے

ازانجملہ سیپارہ بست وششم سورۂ انا فتحنا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمھارے ساتھ ایضا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًاۙ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ○ ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھہ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جی مین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لین گی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا وعدہ دیا ہی ہمکو اللہ نے بہت غنیمتو نکا تم اونکو لوگے سو شتاب ملادی تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھہ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئے وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ✢

ازانجملہ سیپارہ بست ویکم سورہ احزاب وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ○ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ○ ترجمہ اور اوتار دیا جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکی گڑھیون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنونکو تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو بندی کیا اور تمکو ملائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہین پھیرے تمنے اپنے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ✢

یہ آیت یہود بنی قریظہ کے معاملے مین نازل ہوئی اللہ صاحب نے اونکے قتل ہونے اور اسیر ہونے اور اونکے مال و دولت و جائداد و گھر بار ضبط ہو کر مسلمانون کے قبضے مین در آنے کا ذکر فرمایا حدیث بخاری و مسلم سے جسکو ہم آگے نقل کرینگے ثابت ہی کہ یہ تینون سزائین اونکی بعد گرفتاری کے ہوئی تھین اور اسیر ہونا اونکا یہ تھا کہ بال بچے اونکے لونڈی و غلام بنائے گئے تھے تو اب اسمین کیا محل گفتگو کسیکو باقی رہگیا ✢

مگر ہم یقین کرتے ہین کہ پھر بھی بعضے کج بحثی سے یہ کہینگے کہ یہ سب کچھ سعد ابن معاذ کی پنچایت سے ہوا تو اونکو ایک لمحے کے لیے تعصب چھوڑکر ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیے کہ ایسی پنچایت جسکو خدا اور رسول نے پسند کی اور قرآن مجید مین بصراحت اوسکے جواز کا فتویٰ دیا کیون ہم مسلمانون کو نہ ماننا چاہیے اور کیون ایسا مضبوط فیصلہ واقعات آیندہ کے واسطے نظیر نہ سمجھنا چاہیے +

غرض اس آیت سے تینون سزاؤنکا ثبوت کامل ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اسیر رکھنے سے غرض لونڈی غلام بنانے سے ہی +

امر چہارم کا ثبوت سیپارۂ دوم سورۂ بقر وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ الخ ترجمہ مارو اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اونھون نے تمکو نکال دیا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی +

اس آیت مین کافرون سے وطن چھوڑانے کا اختیار مسلمانونکو دیا گیا ہی منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود بنی نضیر و بنی قینقاع و بنی حارثہ و کل یہود کو مدینے سے نکال دیا تھا چنانچہ قصہ اسکا بروایت بخاری و مسلم کے یون ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلٰى بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَّمَ نِسَآءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ بنی نضیر و بنی قریظہ لڑے بنی نضیر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاوطن کر دیا اور

بنی قریظہ کو احسان رکھکر آباد رہنے دیا یہان تک کہ بنی قریظہ پھر لڑے تب اونکے مردون کو مارڈالا اور اونکی عورتین اور بچے اور مال مسلمانون کو بانٹ دیا مگر بعض لوگ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے تھے وہ امن سے رہے اور مسلمان ہوئے اور مدینے کے تمام یہود بنی قینقاع جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھے اور یہود بنی حارثہ اور تمام مدینے کے یہودون کو جلاوطن کردیا +

اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ لڑنے والونکو مارنا یا لونڈی غلام ہی بنانا فرض نہین بلکہ بحسب موقع جلاوطن بھی کرنا درست ہی دوم امیر کو اختیار ہی کہ لڑنے والون سے جسکو چاہے رہنے دے اور جسکو چاہے نکال دے سوم قبل واقعہ قتل بنی قریظے کے آیت من و فدا نازل ہو چکی تھی تب اونکو اول مرتبہ حضرت نے احسانا چھوڑ رکھا تھا چہارم باوصف اسکے کہ آیت من و فدا نازل ہو چکی تھی حضرت نے بنی قریظہ کو بعد گرفتاری اونکے نقض عہد پر قتل بھی کیا اور اونکے بال و بچون و مال و دولت کو بھی مسلمانون کو بانٹ دیا +

امر پنجم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۵ ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر ہون +

جزیہ لینا کافرون سے بیقدری کے ساتھ اور اونکو پہلے سلام نکرنا اور راہ ہونکو اونپر تنگ کرنا اور اونکو دل سے نجس جاننا اور اونکے ساتھ نکھلانا اور اونکی وضع اور اونکا اخلاق پسند نکرنا وغیرہ ذلک اونکا رنج کرنا ہے +

تاکہ مسلمان ہو کر نجات ابدی حاصل کرین اور اخروی عذاب سے جو کسیطرح کبھی موقوف یا کم نہوگا محفوظ رہین مسلمان یہ سب کچھہ اونکی فلاح دارین کی نظر سے اونکے حق مین خیرخواہی کرتے ہین اور جناب باری سے صبح و شام بگریہ و زاری اسطرح دعا مانگتے ہین اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کیا یہ دوستی و محبت نہین ہی اور اونکو ہماری اس دلسوزی کا شکر نہ ادا کرنا چاہیے پھر تم ایسے دانشمند ہو کر بمقابلہ اخلاق محمدی و سیدھی سچی بے تکلف وضع مسلمانون کی فروتنی وضع اور اونکا اخلاق پسند کرتے ہو اور اپنے اسلاف و اخلاف کو بوجہ اس ترش روئی مصلحتانہ کے بُرا کہتے ہو اور اونکے ساتھہ اونکے طور پر کھانا اور اونسے صاحب سلامت مین ابتدا کرنا اور اونکو مہذب و شایستہ و مکرم سمجھنا فخر ہی نہین سمجھتے بلکہ باعث اپنی تہذیب اور شایستگی کا جانتے ہو اور اونسے اظہار موالات و مواخات بموقع کیا کرتے ہو یہ سب کچھہ نہ فقط اونکی حکومت کی وجہ سے جو انسان کو ایسی حالت مین ناگزیر کرنا پڑتا ہی بلکہ اپنی حب قلبی سے کرتے ہو تُف تمھاری سمجھہ اور زوف تمھاری دانشمندی پر یہ فعل اور دعوی مسلمانی اور یہ مونہہ اور ادّعاے ہمہ دانی کون عاقل تمھاری بات سنیگا اور کون ایماندار تمھاری پیروی کریگا شعر کس نیاید بزیر سایۂ بوم + گر ہما از جہان شود معدوم +

ہم خیال کرتے ہین کہ تمکو کافرون سے رغبت و مسلمانون سے نفرت فقط اس سبب سے ہی کہ تمھاری استعداد دینی غلبہ ہوا و ہوس و حرص نعمت دنیوی سے بالکل زائل ہوگئی ہی اور سینہ پر کینہ تمھارا دوستی ایمان سے خالی ہوگیا ہی کہ تمکو دوست و دشمن کی پہچان اور نفع و نقصان کی دریافت کی قدرت باقی نہین رہی ہی تمھارا دل بیشک شریعت محمدی کے محکوم رہنے کو نہین چاہتا ہے نہ کیا تمکو اتنی سمجھہ نہ تھی کہ مسلمانون سے بڑھکر دنیا مین اور کون ایسا خیرخواہ خلائق ہی جو کافۂ انام کی فلاح دارین کی دلی آرزو رکھتا ہو البتہ اونکی محبت تمھاری ایسی نہین ہی

تم اونکو ایسی راہ لگاتے ہو کہ وہ کسی کام کے نرہین اور وہ تمکو اون امور پر متوجہ کرتے ہین کہ تم ابدالاباد
خوشدلی اور روحانی و جسمانی عیش و عشرت کے ساتھہ بسر کرو بلکہ وہ جانورون تک سے جو اوبچے
بس مین ہین یہی خیال رکھتے ہین نکتہ آیا تم سمجھتے ہو کہ جانورون کے تزکیہ سے کیا مراد ہی اور
مذبوح کو مزکی کیون کہتے ہین سبب یہ ہی کہ جو روح خدا کے نام اور اعتقاد توحید کے ساتھہ
نکلتی ہی وہ دائمی خوشی مین رہیگی اور جو اسطرح نہین نکلتی وہ مبتلاے رنج و تعب یا بالکل
فنا ہو جائیگی آدم کہ خلیفۃ اللہ ہی اوسکے ذمے اپنے ابناے جنس کی خیرخواہی تو تھی ہی مگر غیر
ذی عقل کے واسطے بھی یہ تجویز ٹھہری کہ حتی الامکان اونکی بھی جان رائگان نجانے پاوے
اگر اصالۃً استعداد اونمین اپنے تزکیہ کی نہین ہی تو نیابۃً یہ سلوک اونسے کرنا چاہیے تا کہ اونمین
قابلیت خاک بہشت ہونے کی رہے +
حرام خورون کو ہماری اس تقریر سے ہنسی آوے گی مگر ہمکو بات ٹھیک کہنا اور دیر کھلانا ہی
کہ جو قوم تزکیہ صرف بضرورت اکل سمجھی ہی اوس سے تو بحث نہین لیکن جس قوم کو احسان سلوک
مطمح نظر ہی (یعنی یہود وغیرہ ۱۲) وہ مرتے وقت ہر ایک جانورون سے یہی سلوک کر بیٹھے ہین (یعنی مسلمان ۱۲) خواہ وہ کھائین یا نہ
کھائین پھر کیا وہ اپنے ابناے جنس کو اپنی فرشتہ خوئی اور نیک نیتی و جبلی خیرخواہی سے محروم
رکھینگے مگر خیرخواہی کے واسطے یہ ضرور نہین ہی کہ ہر بات ہمیشہ اوسی کی مرضی موافق کیجائے
اور نہ ایسا ہو سکتا ہی خود خالق کے فعل کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی مخلوق کو مارتا بھی ہی اور جلاتا
بھی اور عزت بھی دیتا ہی اور ذلت بھی مفلس بھی کرتا ہی اور توانگر بھی اور رنج بھی دیتا ہی اور راحت
بھی پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ وہ اپنے بندون سے بغض و عداوت رکھتا ہی یا وہ کسی طرف سے
نیک نظر و کسی طرف سے بد نظر ہی نہین نہین بلکہ وہ تمام اپنے امور مین مصلحت حکیمانہ برتتا ہی
جسکو تم جان نہین سکتے وہ موافق استعداد و قوت و ظرف ہر شخص کے جو چاہتا ہی بخشتا ہی

اور جو چاہتا ہی لے لیتا ہی غرض جو بات جسکے واسطے سود مند دیکھتا ہی وہی کرتا ہی کہ وہ مان
باپ سے زیادہ شفیق ہی +

پس مسلمانون پر الزام بداخلاقی و ترش روئی و غیر مہذب ہونے کا فقط اس دوستی کے خاطر
جسکو نافہمی سے دشمنی جانتے ہو لگانا اور اوسکی شکایت کرنا کمال نادانی ہی اوستاد کا لڑکون کو
مارنا یا آوارہ مزاجون کو اونکے مان باپ کا نکال دینا یا اونسے صاحب سلامت نکرنا یا اونکو
خرچ کی تکلیف دینا یا اونکو ساتھہ نہ کھلانا یا بادشاہ کو کسی جائداد کا کورٹ کرنا یا حکام کا کسی
رئیس بدوضع سے ملاقات نکرنا اور کرنا تو نہایت ترش روئی و کج خلقی سے کیا یہ سب کچھہ دشمنی
اور عداوت سے ہوتا ہی ہرگز نہین بلکہ اوسکو دشمنی وہی نادان سمجھے گا جسکی خواہش نفسانی
روکی گئی ہی مگر خدا و خلق کے نزدیک اسمین کچھہ دشمنی نہین ہی +

ہان یہ برا ہی کہ بلا مصلحت شرعی فقط اپنے ذاتی معاملے مین کوئی کسیکو رنج و تکلیف پونہچاوے
تو ایسا مسلمان کرتے ہی نہین ہین منقول ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کافر کو مارا چاہتے
تھے اوسنے اوس پاکیزہ صورت پر تھوک دیا آپ اوسکی گردن زنی سے باز آئے اور فرمایا کہ آ
مارنا نفسانیت سے سمجھا جائیگا یا اونھین بزرگوار کے قتل یا خلیفہ عثمان کے قتل و اہانت مین
جسکی بنا ایک ذاتی عداوت پر تھی کیسا مسلمانون نے درگذر کیا اور کیا عمدہ تعمیل آیہ کریمہ
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ کی ہوئی اور جو کوئی اسکے برخلاف
کرتا ہی برا کرتا ہی +

خلاصہ یہ ہی کہ کافرون سے دنیا کی زندگی مین برعایت اصول شرع ایسا برتاو کرنا چاہیے کہ
اونکو اپنی نالائق وضع و فعل اور اپنی بداخلاقیون و غلط رایون پر مطلع ہونے کا موقع ملتا رہے

نہ کہ اونمین بالکل مل جانا چاہیے کہ اونکو کفر و رسمیات کفر کرنے کا اور حوصلہ بڑھ جائے اور اپنی عمدگی پر فخر کر کے مسلمانون کو بنظر حقارت دیکھنے لگین ÷

امر ششم کا ثبوت سیپارہ بست و ششم سورہ محمد آیہ کریمہ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ ترجمہ سو جب بھڑ و منکرون سے تو گردنین مارو یہانتک کہ جب خون ریزی کر چکو تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کریو پیچھے اور یا چھوڑوائی لیجیو یون ہی ہی ÷

محققین کا قول ہی کہ یہ آیت بعد جنگ بدر کے نازل ہوئی ہی اور بعض آیتین جو اسکے پیچھے اوتری ہین اور اوسمین اسکے برخلاف حکم ہی تو نہ وہ اسکی ناسخ ہین اور نہ یہ اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفا بحسب موقع و محل تمام اون آیتون پر عمل کرتے تھے چنانچہ منقول ہی کہ یہود بنی قریظہ کو بعد اونکی لڑائی کے ایک مرتبہ حضرت نے احسانا چھوڑ دیا تھا یہ چھوڑنا برعایت حکم اسی آیت کے تھا کہ جملہ [ومن علیہم] حدیث بخاری و مسلم کا جسکو ہم ثبوت امر چہارم مین لکھ چکے ہین مثبت اس دعوے کا ہی پھر اونھین بنی قریظہ کی دوسری مرتبہ بوجہ نقض عہد کے گردنین ماری گئین انھین مین سے بھی زبیر ابن باٹا چھوڑ دیا گیا اور ریحانہ بنت عمر بطور ملک یمین حضرت کے تصرف مین رہین لہذا مجتہدین کا قول تفسیر احمدی مین یون نقل کیا گیا ہی ثُمَّ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ يَقُولَانِ إِنَّ الْإِمَامَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْاِسْتِرْقَاقِ وَالْمَنِّ بِالْإِطْلَاقِ وَالْفِدَاءِ بِالْمَالِ أَوْ بِأُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ شافعی اور احمد بن حنبل کہتے ہین کہ امام مختار ہی چاہے قیدیونکو قتل کرے چاہے لونڈی غلام بنائے چاہے احسان رکھکر چھوڑ دے چاہے فدیے مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے چھوڑ دے

اور معالم التنزیل مین یون ہی وَذَهَبَ آخَرُونَ اَنَّ الْاٰيَةَ مُحْكَمَةٌ وَالْاِمَامُ بِالْخِيَارِ
فِي الرِّجَالِ الْعَاقِلِينَ مِنَ الْكُفَّارِ اِذَا وَقَعَ فِي الْاَسْرِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتُلَهُمْ
اَوْ يَمُنَّ عَلَيْهِمْ فَيُطْلِقَهُمْ بِلَا عِوَضٍ اَوْ يُفَادِيَهُمْ بِالْمَالِ اَوْ بِاُسَارىٰ
الْمُسْلِمِينَ وَاِلَيْهِ ذَهَبَ عُمَرُ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْعَطَاءُ وَاَكْثَرُ الصَّحَابَةِ
وَالْعُلَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَمَّا كَثُرَ الْمُسْلِمُونَ وَاشْتَدَّ سُلْطَانُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاُسَارىٰ
مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً وَهٰذَا هُوَ الْاَصَحُّ وَالْاِخْتِيَارُ لِاَنَّهٗ عَمِلَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهٗ ترجمہ اور اور لوگون کی یہ راے ہی کہ آیت من
و فدا آیت محکمہ ہی اور جو مرد عاقل و بالغ کافرون کی طرف کی قید مین پڑین امام کو اختیار ہی چاہے
قتل کرے چاہے اونپر احسان کرے بغیر کچھ لیے چھوڑ دے چاہے فدیہ مین مال لیکر یا مسلمان
قیدیون کے بدلے مین چھوڑ دے اور یہی راے ہی عمر کی اور یہی بات کہی ہی حسن نے اور عطا نے
اور بہت سے صحابیون اور عالمون نے اور یہی قول ہی ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا
کہا ابن عباس نے جب مسلمان زیادہ ہوئے اور اونکو غلبہ ہو گیا تو اللہ عزوجل نے قیدیون کے
معاملے مین یہ آیت اوتاری کہ اونکو احسان رکھکر یا فدیہ لیکر چھوڑ دو اور یہی بات اصح اور مقتبی
ہی اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اونکے بعد صحابہ نے اسپر عمل کیا ہی ؛

اور بعضے علما نے یہ فرمایا ہی کہ احسان کرنے سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہی کہ اونکو غلام بنا کر جان
نہ مارنے کا اونپر احسان رکھا جاوے یا اونسے جزیہ لینا قبول کرکے اونکی جان چھوڑ دینے کا
احسان رکھا جاوے اور بدلے مین چھوڑنے سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ مسلمان قیدیون کے
بدلے مین چھوڑا جاوے نہ مال کے بدلے مین تفسیر احمدی وَنُقِلَ عَنْهُ [اَيْ عَنْ مُجَاهِدٍ]

اَنَّہٗ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِالْمَنِّ الْمَنَّ بِتَرْکِ الْقَتْلِ وَاخْتِیَارِ الْاِسْتِرْقَاقِ اَوْ بِالتَّخْلِیَۃِ وَقَبُوْلِ الْجِزْیَۃِ وَبِالْفِدَاءِ الْفِدَاءَ بِاُسَارٰی الْمُسْلِمِیْنَ لَا بِالْمَالِ

اس معنی کو امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین پسند کرتے ہین +

ہم کہتے ہین کہ دنیاوی حکومتون اور تمام مسلمانونکا عمل ابتک اسی پر ہی کہ قیدیونکا چھوڑنا یا اسیر رکھنا یا گردن مارنا امیر کی راے پر منحصر ہی جیسا چاہے کرے اساری قبیلۂ ہوازن جنکا ذکر ہو چکا اور دختران شاہ فارس اور مالک بن نویرہ کی عورت کے ساتھہ جیسا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفاء رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے زمانے مین ہوا اوس سے ہر گبر و مسلمان بلکہ سارا جہان واقف ہی کیا یہ پاک لوگ جن پر یا جنکے واسطے جنکی زبان مین قرآن نازل ہوا معنی اس آیت کے نہ سمجھے تھے کہ یہ ناپاک سمجھے ہین جو نہ زبان عربی جانتے ہین اور نہ اوسکے محاورے اور لغت سے آگاہ اور نہ ذہین ہین اور نہ متدین نہ سود لینے مین دریغ اور نہ دینے وہ لانے مین عار مردار خواری اونکا شعار ہی تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ

ہا ابھی آسمان پھٹ پڑے اسبات سے اور ٹکڑے ہو زمین

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا +

اور گر پڑین پہاڑ ڈھیکر

اب ہم اوس راے ناصواب کو جو سید احمد خان نے اپنے رسالۂ ابطال غلامی مین بذیل اس آیت کے لکھی ہی نقل کرتے ہین اول اوسنے بحث کی ہی کہ یہ آیت بزمان فتح مکہ یعنی سنہ ۸ ہجری مین نازل ہوئی ہی دوم اوسنے باب پنجم مین اوسی رسالے کے لکھا ہی کہ اس آیت مین خداے تعالی سے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اب نہ کوئی قیدی قتل نہ لونڈی غلام ہو سکتا ہی اسواسطے کہ لفظ اما و انما کا حصر کے لیے آتا ہی اور عربی زبان کا یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی حکم اسطرح پہ دیا جاوے کہ یا یہ کرو یا یہ کرو تو اون دونون مین سے ایکا کرنا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے سوا کسی اور بات کرنے کا اختیار نہین رہتا +

امر اول کا ثبوت اونسے کوئی کافی نہین دیا لیکن اگر ہم مان بھی لین تب اس آیت سے ایک
خاص صورت کا حکم سمجھینگے وہ یہ ہی کہ بعد فتح مکہ کے تمام عرب مسلمانونکا مطیع ہو گیا تھا اور جوق
جوق لوگ مسلمان و مستامن ہوتے جاتے تھے اونمین بعضے ایسے بھی تھے کہ اونکو اس ثروت
و حکومت کا رشک تھا لوگون کے بہکلانے مین کوتاہی نکرتے تھے اور دل مین لڑائی ٹھانے
ہوئے موقع کے منتظر تھے اونکے حق مین اللہ صاحب فرماتا ہی اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ترجمہ جو لوگ منکر ہین اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے
اکارت کیے اونکے کیے یعنی اونکو ظاہری اطاعت سے کچھ فائدہ نہوگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ترجمہ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور وہی ہی سچا اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین اونکی برائیان اور
سنوارا اونکا حال ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ
ترجمہ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے
رب کیطرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگونکو اونکے احوال فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ ترجمہ پس جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً ترجمہ یہان تک کہ جب تم خون ریزی کرچکو
پس قید کرلو پھر یا احسان کرو پیچھے یا فدیہ لو حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا جب تک رکھے
لڑائی یعنی لڑنے والے ہتھیار اپنا ذٰلِكَ ترجمہ یہی دستور ہی +
خلاصہ یہ کہ جو کافر مستامن یا مثل مستامن کے ہین اور جو تمھارے برخلاف ہو کر تمھارے

مونہہ چڑھین اور لوگون کو بہکاوین تو اونکی گردنین ماری جاوین جب خونریزی خوب ہو چکے اور
مخالف ہتھیار رکھدین یعنی لوہا مسلمانون کا مان جائین تو تم اونکو قید کر لو پھر یا او نپر احسان
رکھکر چھوڑ دو یا فدیہ لیکر کیونکہ وہ تمسے دبے ہوئے ہین اور تمھاری رعیت ہین اسیقدر سزا بہت ہی
کہ اکثرون کی گردنین ماری گئین اور بقیۃ السیف نے دب کر ہتھیار رکھدیے اور اللہ نے
تمکو غالب کیا تو اب اور سزا کرنا ضرور نہین ہی اہل حکومت یون ہین کیا کرتے ہین وَلَوْ يَشَاءُ
اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ترجمہ اور اگر اللہ چاہتا تو بدلا
لیتا اونسے (یعنی خود ہی اونکو سخت ترین سزا اونکی سزا دیتا) پر جانچنے کو تمھارے ایک سے
دوسرے کو وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ترجمہ اور جو لوگ
مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھویگا وہ اونکے کیے ÷

اس آیت مین جملہ ضرب رقاب ایسا ہی جو برابر کی لڑائیون مین مستعمل نہین ہوتا بلکہ خاص مجرمون
اور مغلوب و محکوم کی سزاؤن مین بولا جاتا ہی جیسا کہ فرشتونکو حکم ہوا تھا فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ÷

پس حکم چھوڑنے قیدیون کا اس آیت مین عام نہین ہی اگر ہی تو خاص اسی ایک صورت مین ہی
اور امر دوم بالکل دھوکا اور سراسر فریب ہی ہمنے مانا کہ اِمَّا و اِمَّا کلمہ حصر کا ہی اور اوسکا مطلب بھی
یہی ہی کہ یا یہ کرو یا یہ کرو مگر اصل فعل یعنی کرنے کا وجوب حصر افراد سے کہان نکلتا ہی جب تک
فعل کا وجوب اور طور پر ثابت نہو ÷

مثلاً جب یہ کہینگے کہ بندوق بیٹھ کر چلاؤ یا لیٹ کر تو نفی کھڑے ہو کر چلانے کی تو ضرور نکلی
مگر بندوق کا خواہ مخواہ چلانا کہان سے ثابت ہوا یا بیمار کو شربت انار دیا جاوے یا شربت ورد
تو اس سے دوا کرنا بطور وجوب کہان سے نکلا ہان یہ معلوم ہوا کہ بیمار اگر دوا کرے تو انھین

دونون دواؤن سے ایک دوا دیجاوے یا سفر کرو بنارس یا مرزاپور کا تو سفر کرنا ضرور کیونکر سمجھا جاویگا؟
علی ہذا القیاس اس آیت سے بھی یہی پایا جاتا ہی کہ اگر قیدی چھوڑے جائین تو اسی وطرح سے
(یعنی من و فدا کی صورت سے چھوڑے جائین) دب کر یا کسی اور صورت سے نچھوڑے جائین
کہ کافرون کی شوکت وجرأت بڑھجاوے گویا تقدیر کلام کی یون ہی فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَلَنْ
تَطْلُقُوهُمْ بَعْدَ اَنْ تَاْسِرُوهُمْ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً وہذا ہو المطلوب +

پس جو لوگ خیال کرتے ہین کہ اساری بنی خذیمہ اور ایک شخص بنی عقیل کا اور وہ اسی شخص
جو جبل تنعیم سے مسلح بارادۂ جنگ اوترے تھے اور بلا جنگ گرفتار ہو گئے برعایت اسی حکم کے
چھوڑے گئے ہین اونکو اتنا تو سوچنا تھا کہ آیت من و فدا ہین اگر ہی تو کافرون کے قتل و اثخان کے
بعد اونکے چھوڑ دینے کا حکم ہی اور ظاہر ہی کہ قتل اسیر بنی خذیمہ کا خالد بن ولید کی غلط فہمی سے
تھا وہ اون مسلمانونکو کافر جانتے تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے
سامنے معذرت اسطرح پر کی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ چنانچہ اسکا
ذکر اوپر ہو چکا پس ان مسلمانون کی رہائی برعایت اس حکم کے کہنا سراسر تعصب ہی +

لطیفہ سید احمد خان لکھتے ہین کہ صبانا کی لفظ سے جو مقصد اون لوگونکا تھا خالد نہ سمجھے اور
اونھین مسلمانون کی نظیر سے اپنے کافر بھائیونکی رہائی ثابت کرتے ہین یہ وہی مضمون ہی کہ
اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ +

اور جبل تنعیم والونکا یہ حال ہی کہ وہ لوگ بلا لڑائی کے پکڑ لیے گئے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کر دیا چنانچہ صحیح مسلم مین اسکا قصہ یون ہی عَنْ اَنَسٍ اِنَّ ثَمَانِيْنَ
رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ

سَلَمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ترجمہ روایت ہی انس سے کہ اسّی آدمی مکے کے اوتر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ارادہ کرتے تھے کہ غفلت مین آزار پوہنچاوین حضرت کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے مطیع وخوار پس زندہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ آزاد کر دیا اونکو پس اوتاری اللہ صاحب نے یہ آیت اور وہ امر ایسا ہی کہ بند کیا ہاتھ اونکا تم سے اور تمہارا ہاتھ اونسے مکہ اور اوسکی نواح مین ۞

مسلمان کہتے ہین کہ اونکا چھوڑ دینا اوس اختیار سے تھا جو امام کی راے پر چھوڑ لیے ہین اسی سبب سے کہ آیت منّ و فدا نازل ہو چکی تھی کیونکہ رسالہ ابطال غلامی کے باب پنجم مین لکھا ہی کہ اس آیت (یعنی آیت منّ و فدا) مین خداے تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اور مضمون آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کافر قیدی بعد اثخان کے چھوڑے جائین نہ قبل اثخان کے اور اس موقع پر لڑائی و اثخان کا تو کیا ذکر ہی نکسیر تک بھی کسیکی نہ پھوٹی تھی تو پھر اس رہائی کو بروے حکم اوس آیت کے سمجھنا عقل و دانش سے بعید ہی ۞

قطع نظر اسکے تمام مفسرین اس بات کے قائل ہین کہ سورۂ انا فتحنا بعد صلح حدیبیہ جو سنہ ۵ ہجری مین واقع ہوئی نازل ہوئی ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین بزمان فتح مکہ جب تشریف لائے تو اسی سورۃ کو پڑھتے ہوئے تشریف لائے اور مضمون تمام سورت کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی اور مسلم نے بھی اپنی حدیث مذکور الصدر مین بیان کیا ہی کہ اونہین جبل تنعیم والون کے باب مین یہ آیت انا فتحنا کی نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الخ

پس اس قصے کو بعد فتح مکہ کے قرار دینا اور جن روایتون مین وقوع اس قصے کا سنہ ۵ ہجری یعنی صلح حدیبیہ مین صاف صاف لکھا ہی لغو تبلانا سوائے تحکم کے اور کیا ہی یا شاید یہ غلطی بطن مکہ کی لفظ سے ہوئی ہو تو بطن مکہ اطراف متصل مکہ کو بھی بولتے ہین چنانچہ قاموس مین اوسکے معنی یہ لکھے ہین اَلْبَطْنُ عِشْرُوْنَ مَوْضِعًا وَمَوْضِعٌ خَارِجَ الْمَدِيْنَةِ وَمَوْضِعٌ بَيْنَ الشَّقُوْقِ وَالثَّعْلَبِيَّةِ ۔

اور قصہ گرفتاری اور رہائی بنی عقیل کا کتاب مسلم مین یون ہی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفٌ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ وَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ قَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفٌ ترجمہ عمران بن حصین کہتا ہی کہ ثقیف ہم سوگند تھے بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرت کے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص بنی عقیل کا پس مضبوط باندھا صحابہ نے اوسکو اور ڈال دیا سنگستان مین پس گذرے اوسپر حضرت رسول تب پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کیون مین پکڑا گیا ہون فرمایا بسبب گناہ تمھارے ہم قسمون کے کہ ثقیف ہین پس چھوڑا اوسکو حضرت نے اوسی جگہہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اوسنے

ای محمد ای محمد پس رحم کھایا اوسپر حضرت نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا اوسنے کہا مین مسلمان ہون فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اوس حالت مین کہ تو مالک تھا اپنے کام کا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکارا کہا راوی نے پس چھوڑدیا اوسکو حضرت نے بدلے اون دو شخصون کے کہ قید کیا تھا اونکو ثقیف نے +

اس سے ثابت نہین ہوتا کہ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہی لیکن اگر کسی ایسی تواریخ سے جسکو ہمارے مخالف معتبر جانتے ہین ثابت بھی ہو تب ہم یہ عرض کرینگے کہ یہ شخص تو بلا حرب و ضرب و اثخان کے راہ چلتے پکڑ لیا گیا تھا اسکی رہائی متعلق آیت من و فدا کے کیسے آپ تجویز کرتے ہین +

خاتمہ

ثنا و حمد شا کہ ہم خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا اور خطاب خاص آیۂ کریمہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سے مخصوص ہوئے سبحان اللہ کیا تو قیر ہماری بڑھائی اور کس مرتبے کی عزت دی کہ انبیاؤن نے اس گروہ مین شامل ہونے کی آرزو کی مگر افسوس کہ ہمکو اسکی کچھہ قدر نہوئی ہمکو محمدی کہلانے کے لیے بڑے شوق سے تبعیت اپنے نبی کی اختیار کرنا اور امور دینی و دنیاوی مین ہمکو مشورہ قرآن و حدیث و سیرت صحابہ ہی سے رکھنا چاہیے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے تمام دنیا کی بھلائی دینی و دنیوی سب ہمارے نبی مین جمع کرکے ہمسے بتا کید فرما دیا ہی کہ تمکو اپنے رسول کی نیک چال سیکھنی چاہیے تو اب ہمکو اونکی روش چھوڑکر دوسرون کی اختیار کرنا ہرگز نچاہیے +

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کو نہ صرف نماز و روزہ بلکہ اونکو طریقۂ معاشرت و ادب سکھاتے منقول ہی کہ کفار اہل اسلام سے مضحکہ کرتے کہ کیا تمہارے نبی تمکو طریقۂ قضاے حاجت بھی تعلیم

کرسکتے ہین وہ کہتے کہ ہان غرض جس باب کو تم اپنے رسول یا صحابۂ کرام جنکے دلون کے تقوے کو
خدا جانچ چکا ہی سیکھ چکے ہو اوسکے برخلاف تمکو کوئی کچھ بہکاوے تم ہرگز نہ مانیو کہ تمہارے رسول
نے خبر دی ہی کہ قریب ہی کہ تیس کذاب پیدا ہونگے خدا جانے اونمین سے کتنے ہو گئے اور کس کس
نمبر کے اب موجود ہین اور کس قدر آیندہ ہونگے ÷

تمہارے عمل کرنے کو سورۂ فاتحہ بس ہی جسمین اللہ صاحب نے صاف ہدایت فرمائی ہی کہ دعا یون
کیا کرو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ÷

بڑا افسوس ہی کہ نماز مین تو تم یون کہو کہ اے اللہ ہمکو امور دینی و دنیوی کے سرانجام کی ایسی سیدھی
سچی راہ بتادے جیسی تو نے انبیا و صالحین کو بتلائی نہ ایسی جس سے یہود مورد غضب و لعنت ہوئے
اور نہ نصاری کی راہ جو گمراہ ہین اور سلام پھیرتے ہی تمہارا وہی اترانا مٹک مٹک کر چلنا گل مونچھے
رکھنا نیچی پتلون پہنکر لمبی داڑھی اور اونچے پائچے والون پر ہنسنا انگریزی محاورے سے اردو
بولنا بلکہ اہل زبان ہوکر بے محاورہ مہمل بے تک یون گیت جوڑنا ÷

اوا واری اواری اواری وہ جو ہی اری وہ جو ہماری وہ جو رہیگا اری وہ جو رہیگاری وہ جو تو ہی
اری وہ جو تو ہی میری شکر لی اوس انجان جا شب کارنی میرا شکر لیا اب تم اوسی برکت کے پھل پھول ہو
اور پھر اوسپر اپنے آپ کو فصیح و بلیغ جاننا مغرور و لاابالیون و خود غرضونکو مہذب و زاہد و خاکسارون و
فیلسوفون کو غیر مہذب اور اونکے پیشواؤن کو وحشی قرار دینا تقلید صحابہ اور مجتہدین اور علماے
اسلام کی تو نکو نا مگر نصرانیون کی تقلید واجب بلکہ فرض اور اونکی تحقیقات کو بلا سمجھے ایک تحقیق
کامل سمجھنا اور اوس سے حقیت اسلام پر شک کرنا بلکہ قرآن و حدیث مین بموجب اوسکے اصلاح
دینے کی نیت کرنا مذہب اسلام کو ہنسوانا اور اوسکی راستی مین دھبہ لگانا ہی یہ سب حال اپنا ہے

روزگار کا دیکھہ دیکھکر ہمکو وہ باتین یاد پڑتی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطریق پیشین گوئی کے فرمائی ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

ترجمہ روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی جو پہلے تمسے تھے بالشت بالشت اور ہاتھہ ہاتھہ یہانتک کہ اگر وہ بیٹھے ہونگے گوہ کے سوراخ مین تو پیروی کروگے تم اونکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم جنکی متابعت کرینگے وہ یہود و نصاری ہونگے فرمایا کہ اور کون نقل کی یہ بخاری و مسلم نے +

ہر چند یہ بلا تمام عالم مین خود ہی پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بمقتضاے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ وہی طور و طریقہ اور عادت اختیار کرتے جاتے تھے مگر اب اوسکی تکمیل کے واسطے اونکے کوچک ابدال باسم مہدی اور ملقب مجتہد و مجدد مشہور ہوئے اونھون نے بر ملا دعوت کرنا اور قرآن حدیث کی غلط تاویلات سے جاہلونکو فریب دینا اور سچے مہدی اور مجتہد کو جھوٹا بتلانا شروع کیا اور یہ سمجھایا کہ علوم جدیدہ جو حقیقت مین نئے نہین ہین اور طریقہ معلومہ سے اونکے امور معاش کی درستی اور رونق ہو گئی اور بادشاہی قوم بلکہ تمام دنیا کی نظرون مین عزیز ہینگے اس پھندے مین لالچی و بوالفضول و ضعیف الایمان و خفیف الوضع اکثر پھنس گئے اور کہان تک پھنستے اللہ صاحب فرماتا ہی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ اور سچ کر دکھائی ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے پر تھوڑے سے ایماندار +

مگر اتنا سوچ لینا ضرور تھا کہ جب حضرت ناصح لب و لہجہ و اپنی زبان مادری مین کسی جسکے وہ خود عالم ہین {فَضْلًا عَنِ التَّهْذِیْبِ} تقلید ناواقفون کی کرتے ہین تو ضرور اونکے ذہن مین

کوئی شئ فی نفسہ اچھی و بُری نہین ہی اچھے قابل عزت اونکے نزدیک فقط وہی ہی جسکو اہل حکومت اختیار کرین اور جسکو اختیار نکرین وہی بُری اور ذلیل ہی حال آنکہ ایسا اعتقاد بالکل گمراہی اور ایسا خیال طریقۂ معاشرت مین بھی سراسر خود رائی ہی یہودیون اور پارسیونکو دیکھنا چاہیے کہ وہ بھی اوسی طرح کی جاکٹ و پتلون پہنتے ہین اور اوسی طرح چھری و کانٹے سے میزون پر حرام و حلال کھایا کرتے ہین اور علوم و فنون بھی مثل طب طبقات ارض و کیمیا و برق و ہیأت و ریاضی و جرثقیل و حساب کی سب کچھ جانتے ہین اور دولتمند بھی ہین معہذا دنیا کی نظر مین کچھ اونکا اعزاز و اکرام اور کچھ اونکی وقعت نہین ہی اور دین کے اعتبار سے بھی باوصف اپنی تمول و قابلیت کے ذلیل و خوار ہین یہودیون کے باب مین آیت کریمہ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ (اور ڈالی گئی اونپر) الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (ذلت اور خواری) موجود ہی اور پارسیون کے انتزاع سلطنت کے قصے مین بخاری نے بروایت ابن عباس جملہ یُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ نقل کیا ہی ؛

(پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا ۱۲)

ہم سمجھتے ہین کہ اس ذلت کی خاص وجہ نہونا قومی سلطنت اور دلیری و اولوالعزمی کا اور عوض اوسکی مکاری و دغابازی و عہد شکنی کا اونمین شائع ہوتا ہی ؛

پس ای مسلمانون تمکو اپنی پست ہمتی و بے حیائی اور وہن سے اوس وضع و طور و طریقے کے اختیار کرنے مین کیا توقع اپنی عزت و حصول جاہ و ثروت کی رکھنا چاہیے ہان اگر عزت و ثروت درکار ہی تو اپنے پیشواؤن کی جفاکشی و طور و طریقہ بے تکلفی کا اختیار کرو اور علم و پابندی شریعت و سچی ایمانداری و صبر و اولوالعزمی کو ذریعہ اپنے حصول مقاصد دلی و مآرب قلبی کا گردانو ؛ انھین صفات کے نہونے سے تمھاری اب یہ حالت ہو گئی ہی کہ تمھاری شامت اور تمھاری قوت بہیمیہ [جسکو نئی روشنی والے شیطان کہتے ہین] بصورت احمد و محمود متشکل ہو ہو کر دیار و امصار و نزدیک و دور سے تمکو للکارتی ہی اور سبز باغ اور نزہت دنیا کی دکھلا کر تمکو تمھارے

رسول کے طریقۂ پسندیدہ سے پھیرنا چاہتی ہی +
سو تمکو غیرت کرنا اور عبرت پکڑنا اور خدا سے ڈرنا اور مکارون وبوالفضولون سے ہوشیار رہنا چاہیے
دیکھیے اس سخت امتحان مین کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون ڈگ جاتا ہی ثابت قدمون کو ہماری
اور تمام امت کی طرف سے مبارکباد پونہچے +

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلَی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ +

تمت

شکر واحسان اوس خداوند واحد لاشریک لہ کو زیبا ہی کہ اوسکی ذات مقدس شراکت اثنینیت وتثلیث سے
پاک ومبرا ہی اور ہزارون درود وسلام اوس سید الانام وشفیع یوم القیام پر نازل ہون کہ دین اسلام و اسکا
سارے ملل سابقہ اور مذاہب ماضیہ پر غالب فائق ہی اور اوسکے آل واصحاب پر کہ ہدایت و رہنمائی
اور اعلاے کلمۃ الحق اونھین کو سزاوار ولائق ہی کہ اندنون یہ رسالۂ کامل فارق بین الحق والباطل
وسیلۂ نجات انام یعنی حقیقۃ الاسلام حسب ایماے مصنف علام باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن
بن حاجی محمد روشن خان تربیت یافتۂ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان ادخلہما اللہ فرادیس الجنان
مطبع نظامی واقع کانپور اواخر ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین چھپکر ملاحظۂ شائقین مین آیا اور زیب و زینت کا
چہرۂ ناظرین کو آیینۂ ظہور مین دکھایا فقط

صحت نامہ حقیقت الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	رِان	اِن
۵	۱۴	فاعلہ بھی	فاعلہ بھی تر
۶	۶	جیسا خود	جیسا کہ خود
۱۰	۱۵	بستی	بسنی
۱۱	۱	بچاؤنگا	لیجاؤنگا
۱۳	۱۴	جورُوسکی	جواوسکی
۱۶	۵	کفایت	کفالت
۱۶	۱۴	قتل اہانت	مثل اہانت
۱۷	۹	سپاہیان	سبایا
۱۹	۱۶	نقفیہ	لقمفیہ
۲۵	۶	گہنی	کہی
۲۵	۱۰	نہ کیجائیگی	توکیجائیگی
۲۵	۱۰	سن لستے	من مانتے
۲۷	۹	گڑگڑاہی	گرگراہی
۳۰	۲	کیا ہی	کیسا ہی
۳۰	۱۳	ہوگا	ہوگی
۳۰	۱۳	یجاونگا	لیجائیگی
۳۴	۱۰	یہ خون ریزی	خون ریزی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۲	دو خونریزی	وہ خونریزی
۳۶	۴	مقلیدین	متقلدین
۴۸	۴	یمین بھی	یمین ہی
۵۰	۵	کیاہی	کیاہی
۵۴	۲	تتربز	تتربتر
۵۴	۴	اسبران	اسیران
۵۴	۱۱	حکم الہامی کی	حکم کی الہامی
۵۴	۱۴	مِّنْ خَلفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۴	۱۵	قتلیہ	قتلۃ
۵۴	۱۵	مِنْ وَرَاءِهِمْ	مَنْ وَرَاءَهُمْ
۵۴	۱۵	لَا یَجْرُ	لَا یَجْرَءُ
۵۵	۱	مِنْ خَلفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۵	۱	مِنْ وَرَاءِهِمْ	مَنْ وَرَاءَهُمْ
۵۵	۲	مِنْ خَلفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۵	۴	زنجی بک	بِحَزْبِكَ
۵۵	۵	مِنْ خَلفِهِمْ	مَنْ خَلْفَهُمْ
۵۵	۱۰	توڑڈی ہین	توڑنے ہین
۵۶	۱۳	فجعل	فجعلوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶	۱۴ و ۱۵	لیکم آحن آمنا تحالدو	قوم آخر کا لدو
۵۷	۶	یس و تھمالی نبی جم نے دونون ہاتہ سے	الیس تھایا نبی صلعم نے ہاتھ اپنا
۵۷	۱۴	بیشک بھی سمجھی	بیشک یہی سمجھے
۶۳	۱۲	منزل جبار	منزل جعرانہ
۶۶	۱۰	یہ بہی بات	یہ ہی بات
۶۶	۱۴	ساری	اساری
۶۷	۹	عتوق	عتق
۶۹	۴	ہمکو	تمکو
۶۹	۱۲	کیتنون کو اور تم جانسے	کتنونکو تم جان سے
۷۳	۸	اونصے	اونسے
۷۵	۱۴	ریحانہ بنت عمر	ریحانہ بنت شمعون
۷۶	۱۶	احسان گرنی	احسان کرنی
۷۷	۱۰	وہ لانی	وہ لانی
۷۸	۱۴	بتانا	بتاتا
۷۸	۱۵	ٹھہرو	بٹھرو
۸۰	۹	اسیر	اسر

تمت